وَمَا لِیَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۲﴾
ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ یُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّیۡ
شَفَاعَتُهُمۡ شَیۡئًا وَّلَا یُنۡقِذُوۡنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیۡۤ اِذًا لَّفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّیۡۤ
اٰمَنۡتُ بِرَبِّكُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ﴿۲۵﴾ قِیۡلَ ادۡخُلِ الۡجَنَّةَ ؕ قَالَ یٰلَیۡتَ قَوۡمِیۡ
یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیۡ رَبِّیۡ وَجَعَلَنِیۡ مِنَ الۡمُكۡرَمِیۡنَ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ
اَنۡزَلۡنَا عَلٰی قَوۡمِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنۡزِلِیۡنَ ﴿۲۸﴾
اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَیۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمۡ خٰمِدُوۡنَ ﴿۲۹﴾ یٰحَسۡرَةً عَلَی
الۡعِبَادِ ۚ مَا یَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمۡ یَرَوۡا
كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ اَنَّهُمۡ اِلَیۡهِمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنۡ
كُلٌّ لَّمَّا جَمِیۡعٌ لَّدَیۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الۡاَرۡضُ الۡمَیۡتَةُ ۚۖ
اَحۡیَیۡنٰهَا وَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهَا حَبًّا فَمِنۡهُ یَاۡكُلُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلۡنَا فِیۡهَا جَنّٰتٍ
مِّنۡ نَّخِیۡلٍ وَّاَعۡنَابٍ وَّفَجَّرۡنَا فِیۡهَا مِنَ الۡعُیُوۡنِ ﴿۳۴﴾ لِیَاۡكُلُوۡا مِنۡ
ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتۡهُ اَیۡدِیۡهِمۡ ؕ اَفَلَا یَشۡكُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ
الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾
وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیۡلُ ۚۖ نَسۡلَخُ مِنۡهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمۡ مُّظۡلِمُوۡنَ ﴿۳۷﴾

وقف غفران

ع 2 20 1

(22) اس نصیحت کرنے والے آدمی نے کہا: مجھے اس اللہ کی عبادت کرنے میں کیا رکاوٹ ہے جس نے مجھے پیدا کیا؟ اور تمھیں اس رب کی عبادت کرنے میں کیا رکاوٹ ہے جس نے تمھیں پیدا کیا اور جزا کے لیے تمھیں اٹھا کر اسی اکیلے کی طرف لوٹایا جائے گا؟ (23) کیا میں اپنے پیدا کرنے والے اس اللہ کو چھوڑ کر ناحق ایسوں کو معبود بناؤں کہ اگر رحمان مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان معبودوں کی سفارش مجھے کچھ بھی نفع نہ پہنچا سکے۔ وہ تو میرے نفع و نقصان کے مالک ہیں نہ وہ مجھے اس نقصان سے بچانے کی طاقت رکھتے ہیں جو کفر کی حالت میں مرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ مجھے پہنچانے کا ارادہ کرے۔ (24) بلاشبہ اگر میں نے انھیں اللہ کے سوا معبود بنا لیا تو یقیناً میں نے واضح غلطی کی کہ میں نے اس کی عبادت کی جو عبادت کے لائق نہیں اور اس کی عبادت چھوڑ دی جو اس کا حقدار ہے۔ (25) اے میری قوم! میں اپنے اور تم سب کے رب پر ایمان لایا ہوں، لہٰذا میری سنو، تم جو مجھے قتل کی دھمکیاں دیتے ہو، مجھے ان کی کوئی پروا نہیں۔ آخر کار اس کی قوم نے اسے قتل کر ہی دیا تو اللہ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ (26)، (27) اس کی شہادت کے بعد اس کی عزت بڑھانے کے لیے اس سے کہا گیا: جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جب وہ اس میں داخل ہوا اور اس کی نعمتوں کا نظارہ کیا تو یوں خواہش کی: کاش! میری قوم، جس نے مجھے جھٹلایا اور قتل کیا، یہ جان لے کہ میرے رب نے میرے گناہ بخش دیے اور مجھے عزت و اکرام سے نوازا ہے، تاکہ وہ لوگ بھی میری طرح ایمان لے آئیں اور میرے جیسی جزا انھیں بھی ملے۔ (28) اس کی قوم جس نے اسے جھٹلایا اور قتل کر دیا، اسے ہلاک کرنے کے لیے ہمیں آسمان سے فرشتوں کا لشکر اتارنے کی ضرورت پیش آئی نہ ہم امتوں پر ان کی ہلاکت کے وقت فرشتے نازل کرنے والے ہیں، بلکہ ان کا معاملہ ہمارے لیے اس سے کہیں زیادہ آسان تھا۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ انھیں ایک زوردار آسمانی چیخ کے ساتھ ہلاک کر دیں، نہ کہ عذاب کے فرشتے نازل کر کے۔ (29) سو اس کی قوم کی ہلاکت کی داستان یہی ہے کہ وہ ایک زور کی چیخ تھی جسے ہم نے ان پر مسلط کیا تو وہ سارے مر گئے۔ کوئی ایک بھی ان میں سے باقی نہ رہا۔ ان کی مثال اس آگ کی طرح ہے جو بھڑک رہی ہو اور پھر بجھ جائے تو اس کا کوئی نشان باقی نہ رہے۔ (30) ہائے جھٹلانے والے بندوں کا پچھتاوا اور حسرت جس کا اظہار روزِ قیامت وہ عذاب دیکھ کر کریں گے، یہ اس لیے کہ دنیا میں جب بھی ان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول آیا، انھوں نے اس کا مذاق اڑایا اور اس سے استہزا کیا، اس لیے انجام کار اللہ کے حق میں انھوں نے جو کوتاہی کی، اس پر روزِ قیامت انھیں پچھتاوا ہوگا۔ (31) کیا رسولوں کو جھٹلانے اور ان کا مذاق اڑانے والوں نے اپنے سے پہلے آنے والی قوموں سے عبرت حاصل نہیں کی؟ یقیناً وہ مر گئے اور دنیا کی طرف دوبارہ کبھی لوٹ کر نہیں آئیں گے بلکہ جو اعمال انھوں نے آگے بھیجے تھے، ان کی طرف چلے گئے اور اللہ جلد انھیں ان اعمال کی جزا دے گا۔ (32) ساری امتیں بغیر کسی استثنا (چھوٹ) کے روزِ قیامت دوبارہ اٹھائے جانے کے بعد ہمارے پاس حاضر ہوں گی تاکہ ہم انھیں ان کے اعمال کی جزا دیں۔ (33) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والوں کے لیے اس اٹھائے جانے کے حق ہونے کی ایک نشانی یہ خشک اور بنجر زمین ہے جس پر ہم نے آسمان سے بارش نازل کی، پھر اس میں کئی طرح کی نباتات اگائیں اور ہم نے اس میں مختلف طرح کا غلہ نکالا تاکہ لوگ اسے کھائیں۔ پس جس نے بارش نازل کر کے اس زمین کو زندہ کیا اور اس سے نباتات نکالیں، وہ مُردوں کو زندہ کرنے اور دوبارہ اٹھانے پر بھی قادر ہے۔ (34) ہم نے اس زمین میں، جس پر ہم نے بارش نازل کی، کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کر دیے اور ان میں ہم نے پانی کے چشمے جاری کر دیے جو انھیں سیراب کرتے ہیں۔ (35) تاکہ لوگ ان باغات کے پھل کھائیں جو اللہ تعالیٰ نے بطور انعام انھیں دیے جبکہ اس میں ان کی کوشش کا کوئی عمل دخل نہیں۔ کیا وہ اکیلے اللہ کی عبادت کر کے اور اس کے رسولوں پر ایمان لا کر اس کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے؟ (36) اللہ پاک اور بلند ہے جس نے مختلف قسم کی نباتات اور درخت پیدا کیے اور پھر خود انسانوں میں مذکر و مؤنث پیدا کر کے جوڑے بنائے اور خشکی و سمندر وغیرہ میں اللہ کی دیگر کئی مخلوقات ہیں جنھیں لوگ نہیں جانتے۔ (37) لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی توحید کی ایک دلیل یہ ہے کہ ہم دن کے ختم کرنے اور رات کے لانے کے لیے جب دن کو اس سے کھینچ لیتے ہیں تو روشنی کو بھی ختم کر دیتے ہیں اور دن کے ختم ہونے کے بعد تاریکی لے آتے ہیں تو لوگ یکایک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

فوائد: ❀ مخلوق جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتی ہے تو وہ اس کی نظر میں کس قدر بے قیمت ہو جاتی ہے اور جب اس کی اطاعت کرتی ہے تو اس کے ہاں کس قدر معزز ہو جاتی ہے۔ ❀ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے دلائل میں بنجر زمین کو سرسبز و شاداب نباتات کے ساتھ زندہ کرنا اور اس سے غلہ نکالنا بھی شامل ہے۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿38﴾ وَالْقَمَرَ
قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿39﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ
لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ
يَّسْبَحُوْنَ ﴿40﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿41﴾ ۙ
وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿42﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ
لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿43﴾ ۙ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿44﴾ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿45﴾ وَمَا
تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿46﴾ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿47﴾
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿48﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿49﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
3 ع 18 2 تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿50﴾ ع وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ
مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿51﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا
مِنْ مَّرْقَدِنَا ٚ سکتۃ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿52﴾

وقف منزل - سکتۃ - وقف لازم

وقف غفران

(38) ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی نشانی یہ سورج بھی ہے جو مقرر راستے پر چل رہا ہے جس کی منزل اللہ ہی جانتا ہے جس سے وہ آگے نہیں بڑھتا۔ یہ اندازہ، اس غالب ذات کا ٹھہرایا ہوا ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ وہ ایسا علم والا ہے کہ اس کی مخلوقات کا کوئی بھی معاملہ اس سے چھپا نہیں۔ (39) ان کے لیے اللہ پاک کی توحید کی نشانی یہ چاند بھی ہے جس کی ہر رات کی ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں۔ وہ ابتدا میں چھوٹا ہوتا ہے، پھر بڑھتا ہے اور پھر چھوٹا ہونے لگتا ہے حتی کہ وہ باریکی، جھکاؤ، زردی اور پرانا ہونے میں کھجور کی پرانی اور بوسیدہ ٹیڑھی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔ (40) سورج، چاند اور دن رات کی نشانیاں اللہ کی تقدیر سے طے ہوئی ہیں۔ جو ان کا اندازہ ٹھہرایا گیا ہے، وہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ سورج کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ چاند کو جا پکڑے، اس طرح کہ اس کا مدار تبدیل ہو جائے یا اس کی روشنی جاتی رہے اور نہ رات کی مجال ہے کہ وہ دن سے آگے بڑھ جائے اور اس کا وقت پورا ہونے سے پہلے اس پر داخل ہو جائے۔ مسخر کی گئی یہ تمام مخلوقات اور ان کے علاوہ دیگر سیارے اور ستارے، ان سب کے اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور نگرانی سے مخصوص مدار ہیں (جن میں وہ گردش کرتے ہیں)۔ (41) ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اپنے بندوں پر اس کے احسانات کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم نے نوح علیہ السلام کے زمانے میں آنے والے طوفان سے نجات پانے والی اولادِ آدم کو اس کشتی میں سوار کیا جو اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوقات سے بھری ہوئی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے ہر جنس کا جوڑا جوڑا سوار کیا۔ (42) ان کے لیے اللہ کی توحید اور اپنے بندوں پر اس کے انعامات کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم نے ان کے لیے نوح علیہ السلام کی کشتی جیسی اور سواریاں پیدا کیں۔ (43) اگر ہم انھیں غرق کرنا چاہتے تو غرق کر دیتے اور اگر ہم انھیں غرق کرنا چاہتے تو کوئی فریاد رس ان کی فریاد سننے والا نہ ہوتا اور جب وہ ہمارے حکم اور فیصلے سے ڈوبتے تو کوئی انھیں بچانے والا بھی نہ ہوتا۔ (44) مگر ہم نے انھیں غرق ہونے سے بچا کر ان پر رحم کیا اور انھیں دوبارہ موقع دیا تاکہ وہ معین مدت تک فائدہ اٹھا لیں جس سے وہ تجاوز نہیں کر سکتے۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ شاید وہ عبرت حاصل کریں اور ایمان لے آئیں۔ (45) جب ایمان سے منہ موڑنے والے ان مشرکوں سے کہا گیا کہ تم آخرت کے جس معاملے اور سختیوں کی طرف جانے والے ہو، ان سے ڈر جاؤ اور اس پیٹھ پھیر کر جانے والی دنیا سے ہوشیار ہو جاؤ یہ امید کرتے ہوئے کہ اللہ تم پر اپنی رحمت کے ساتھ احسان کرے تو انھوں نے اس بات کو نہ مانا اور اس کی پروانہ کرتے ہوئے اس سے منہ پھیر لیا۔ (46) ان سرکش مشرکوں کے پاس اللہ کی توحید اور اسی ایک کے عبادت کا حق دار ہونے پر دلالت کرنے والی آیتیں جب بھی آتی ہیں تو وہ انھیں غیر معتبر سمجھ کر ان سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ (47) جب ان سرکشوں اور دشمنی رکھنے والوں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو اموال دیے ہیں، ان سے فقراء اور مساکین کی مدد کرو تو وہ انکار کرتے اور ایمان والوں کے بارے میں ہرزہ سرائی کرتے ہوئے جواب دیتے ہیں: کیا ہم انھیں کھلائیں کہ جنھیں اگر اللہ کھلانا چاہتا تو ضرور خود کھلا دیتا؟ لہٰذا ہم اللہ کی مشیت ومرضی کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ اے ایمان والو! تم واضح غلطی پر اور حق سے بہت دور ہو۔ (48) جو کافر مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کے منکر ہیں اور اس کی تکذیب کرتے ہوئے اسے محال سمجھتے ہیں، وہ کہتے ہیں: اے مومنو! اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جائے گا تو یہ اٹھانا کب ہوگا؟ (49) مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے اور اسے محال سمجھنے والے بس اس پہلی پھونک کا انتظار کر رہے ہیں جب صور میں پھونکا جائے گا اور یہ چیخ ان پر اچانک آجائے گی جبکہ وہ اپنے دنیاوی کاموں خرید وفروخت، کھیتی باڑی اور جانور چرانے میں مصروف ہوں گے۔ (50) جب یہ چیخ ان پر اچانک آجائے گی تو یہ ایک دوسرے کو وصیت کر سکیں گے نہ اپنے گھروں اور اہل وعیال کے پاس لوٹنے کی طاقت رکھیں گے بلکہ اپنے کاموں میں مشغول وہیں مر جائیں گے۔ (51) صور میں دوسری بار قبروں سے اٹھانے کے لیے پھونکا جائے گا تو تمام لوگ اپنی قبروں سے نکل کر حساب کتاب اور جزا کے لیے اپنے رب کی طرف دوڑیں گے۔ (52) دوبارہ اٹھنے کے منکر یہ کافر ندامت سے کہیں گے: ہائے ہماری بربادی! ہمیں ہماری قبروں سے کس نے اٹھایا؟ تو ان کے سوال کا جواب دیا جائے گا: یہی ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا، بلاشبہ اس نے واقع ہو کر رہنا تھا اور اس بارے میں رسولوں نے اپنے رب کی طرف سے جو کچھ پہنچایا تھا، اس میں وہ سچے تھے۔

فوائد: ❀ توحید کے دلائل میں سے زمین وآسمان میں مخلوقات پیدا کرنا اور انھیں ایک اندازے کے مطابق چلانا بھی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی تربیت کا طریقہ یہ بھی ہے کہ اس نے ان کے سامنے اپنی آیات اور نشانیاں رکھ دی ہیں جن سے وہ دلیل پکڑ سکتے ہیں کہ ان کے دین ودنیا کا نفع کس میں ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اختیار دیا اور انھیں یہ طاقت دی کہ وہ اللہ کے حکم پر عمل کریں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہیں، پھر جب وہ اسے چھوڑ دیں جس کے کرنے کا ان کو حکم دیا گیا تو یہ ان کے اپنے اختیار اور مرضی سے ہوگا۔

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾
فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ
أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فٰكِهُونَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلٰلٍ
عَلَى الْأَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔونَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيهَا فٰكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُونَ ﴿٥٧﴾
سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾
أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ أَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَّأَنِ اعْبُدُونِي هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ
مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ
نَخْتِمُ عَلٰٓى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا
يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنّٰى
يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطٰعُوا
مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا
يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِي لَهٗ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ
مُّبِينٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِينَ ﴿٧٠﴾

وقف غفران

4 ع 17 3

(53) جونہی دوسری دفعہ صور میں پھونکا جائے گا، اس کے ساتھ ہی قبروں سے اٹھنے کا معاملہ پیش آجائے گا تو تمام مخلوقات قیامت کے دن حساب کتاب کے لیے ہمارے سامنے حاضر ہو جائیں گی۔ (54) اس دن فیصلہ عدل و انصاف کے ساتھ ہوگا۔ اے بندو! تمھاری برائیوں میں اضافہ کر کے یا نیکیوں میں کمی کر کے تم پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ تمھیں بس ان اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جو تم دنیا کی زندگی میں کرتے رہے ہو۔ (55) قیامت کے دن جنت والے جب دائمی نعمتوں اور بہت بڑی کامیابی کا مشاہدہ کریں گے تو وہ ان میں اس قدر کھوئے ہوئے اور خوش ہوں گے کہ انھیں دوسروں کے بارے میں سوچنے کی فرصت ہی نہ ہوگی۔ (56) وہ اور ان کی بیویاں جنت کے گھنے سایوں میں مسہریوں پر تکیے لگائے نعمتوں سے لطف اٹھا رہے ہوں گے۔ (57) ان کے لیے اس جنت میں انگور، انجیر اور انار وغیرہ مختلف قسموں کے عمدہ پھل ہوں گے اور سکون و راحت اور قسم قسم کی ہر وہ نعمت انھیں ملے گی جو وہ مانگیں گے، گویا ان کی ہر مراد پوری ہوگی۔ (58) اور ان تمام نعمتوں سے بڑھ کر وہ سلام ہوگا جو ان کے مہربان رب کی طرف سے انھیں کہا جائے گا۔ جب وہ انھیں سلام کرے گا تو انھیں ہر حوالے سے سلامتی حاصل ہو جائے گی اور انھیں وہ تحفہ ملے گا جس سے بڑا کوئی تحفہ نہیں۔ (59) قیامت کے دن مشرکوں سے کہا جائے گا: مومنوں سے الگ ہو جاؤ۔ یہ ان کی شان کے خلاف ہے کہ وہ تمھارے ساتھ ہوں کیونکہ تمھاری جزا ان کی جزا سے اور تمھاری صفات ان کی صفات سے بالکل الگ اور مختلف ہیں۔ (60) اے آدم کی اولاد! کیا میں نے اپنے رسولوں کی زبانی تمھیں تاکید نہیں کی تھی اور حکم نہیں دیا تھا کہ طرح طرح کے گناہ اور کفر کر کے شیطان کی اطاعت نہ کرنا۔ بلاشبہ شیطان تمھارا ایسا دشمن ہے جس کی دشمنی بالکل واضح ہے۔ عقل مند سے یہ امید کیسے کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے ایسے دشمن کی بات مانے جس کی دشمنی اس کے لیے بالکل واضح ہو؟ (61) اور اے بنی آدم! میں نے تمھیں حکم دیا تھا کہ مجھ اکیلے کی عبادت کرنا اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، اس لیے کہ مجھ اکیلے کی عبادت اور اطاعت ہی وہ سیدھی راہ ہے جو میری رضا اور جنت میں داخلے کا باعث ہے لیکن میں نے تمھیں جو تاکید کی اور جس بات کا حکم دیا، تم نے اسے نہیں مانا۔ (62) یقیناً شیطان نے تم میں سے بہت ساری مخلوق کو گمراہ کر دیا۔ کیا تمھاری عقلیں نہیں تھیں جو تمھیں اپنے رب کی اطاعت اور اس اکیلے پاک رب کی عبادت کا حکم دیتیں اور تمھیں اس شیطان کی اطاعت سے روکتیں جو تمھارا کھلم کھلا دشمن ہے؟ (63) یہی وہ جہنم ہے جس کا، تمھارے کفر کرنے پر، تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا تھا اور وہ تم سے اوجھل تھی مگر آج تم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ (64) آج اس میں داخل ہو جاؤ اور دنیا کی زندگی میں اللہ کے ساتھ جو کفر کرتے تھے، اس کے سبب اس کی گرمی برداشت کرو۔ (65) آج ہم ان کے مونہوں پر مہریں لگا دیں گے تو وہ گونگے ہو جائیں گے۔ جو کفر اور نافرمانیاں وہ کرتے رہے، اس کے انکار کی بات نہیں کر سکیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے کہ انھوں نے دنیا میں کیا عمل کیے اور ان کے پاؤں ان گناہوں کی گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اور جن کی طرف وہ چل کر جاتے تھے۔ (66) اگر ہم ان کی آنکھیں بے نور کرنا چاہتے تو انھیں بے نور کر دیتے، پھر وہ دیکھ نہ سکتے، تب یہ ایک دوسرے سے بڑھ کر راستہ تلاش کرنے کو دوڑتے کہ اسے عبور کر کے جنت میں چلے جائیں۔ پس یہ بعید ہے کہ وہ عبور کر لیں جبکہ ان کی آنکھیں بے نور ہوں۔ (67) اگر ہم ان کی شکل و صورت بگاڑنا چاہتے اور انھیں ان کے قدموں پر بٹھانا چاہتے تو ضرور ہم ان کی صورتیں بگاڑ دیتے اور انھیں ان کے قدموں پر بٹھا دیتے اور وہ اپنی جگہ سے نہ ہل سکتے، نہ آگے جانے کی طاقت رکھتے اور نہ پیچھے لوٹ سکتے۔ (68) لوگوں میں سے جس کی عمر لمبی کر کے ہم اس کی زندگی دراز کریں تو اسے کمزوری کے مرحلے کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ کیا وہ اپنی عقلوں سے نہیں سوچتے اور یہ سمجھ نہیں رکھتے کہ دنیا کا گھر باقی اور ہمیشہ رہنے والا نہیں اور باقی رہنے والا گھر آخرت ہی کا گھر ہے۔ (69) ہم نے محمد ﷺ کو شعر نہیں سکھائے اور نہ یہ آپ کی شان کے لائق ہیں کیونکہ نہ آپ کی طبیعت اور مزاج شاعرانہ ہے اور نہ آپ کی فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ تمھارے اس دعوے کو صحیح کہا جائے کہ آپ شاعر ہیں۔ ہم نے جو کچھ انھیں سکھایا ہے، وہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے غور و فکر کرنے والے کے لیے۔ (70) تاکہ وہ اسے ڈرائیں جو زندہ دل اور روشن بصیرت والا ہے، وہی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور تاکہ کافروں پر عذاب ثابت ہو جائے، کیونکہ نزولِ قرآن اور اس کی دعوت ان تک پہنچنے کی وجہ سے ان پر حجت قائم ہو چکی ہے اور ان کا کوئی عذر باقی نہیں رہا جسے وہ پیش کر سکیں۔

فوائد: ❀ قیامت کے دن اہلِ ایمان اپنے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا جو مظاہرہ دیکھیں گے، وہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا۔ ❀ اہلِ جنت کو ہر اس چیز کے ساتھ خوش کیا جائے گا جو ان کے دل چاہیں گے، آنکھیں جسے دیکھ کر لذت محسوس کریں گی اور خواہش مند جس کی خواہش کریں گے۔ ❀ صاحبِ دل وہ ہے جو قرآن سے تزکیہ پائے اور پاکیزگی حاصل کرے اور اس سے علم و عمل کے موتی زیادہ سے زیادہ اکٹھے کرے۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾
وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ
وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ
یُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا
یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ (وقف لازم)
اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ
نَسِیَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ
اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُ ۙ﴿۷۹﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ
الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰی ۗ وَهُوَ (وقف غفران 12)
الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾
فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع (5 ع 16 4)

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَانِ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾ (المنزل 6)

(71) کیا انھوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے ان کے لیے چوپایے پیدا کیے اور وہ ان چوپایوں کے معاملات کے مالک ہیں۔ وہ اپنی مصلحت کے مطابق ان میں تصرف کرتے ہیں۔ (72) ہم نے انھیں ان کے تابع کر دیا ہے اور ان کے فرمانبردار بنایا ہے، چنانچہ وہ بعض کی پیٹھ پر سوار ہوتے اور ان پر اپنے بوجھ لادتے ہیں اور بعض کا وہ گوشت کھاتے ہیں۔ (73) ان کے لیے ان جانوروں پر سوار ہونے اور ان کا گوشت کھانے کے علاوہ بھی ان میں فوائد ہیں، جیسے ان کی اون، پشم، بالوں اور قیمت سے فائدہ اٹھانا، نیز وہ ان سے گھر کا سامان اور لباس بناتے ہیں اور ان کو ان جانوروں سے مشروب ملتا ہے کہ وہ ان کا دودھ پیتے ہیں۔ کیا پھر بھی وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے جس نے انھیں مذکورہ بالا اور دیگر کئی نعمتیں دے کر ان پر احسان کیا؟ (74) اور مشرکوں نے اللہ کے سوا اوروں کو اپنا معبود بنا لیا جن کی وہ اس امید پر عبادت کرتے ہیں کہ وہ ان کی مدد کریں گے اور انھیں اللہ کے عذاب سے بچائیں گے۔ (75) یہ معبود جو انھوں نے بنا رکھے ہیں، یہ تو اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اور نہ ان کی مدد کر سکتے ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ اور ان کے بت سب عذاب میں حاضر کیے جائیں گے جہاں وہ ایک دوسرے سے براءت کا اظہار کریں گے۔ (76) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ کو ان کی یہ بات غمگین نہ کرے کہ آپ رسول نہیں یا آپ شاعر ہیں اور ان کے علاوہ ان کے دیگر بہتان بھی۔ بلاشبہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ اس بارے میں کیا چھپاتے ہیں اور کیا ظاہر کرتے ہیں۔ ہم سے ان کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ ہم انھیں ضرور اس کی جزا دیں گے۔ (77) کیا مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر انسان نے یہ غور نہیں کیا کہ ہم نے اسے مادہ منویہ سے پیدا کیا، پھر وہ مختلف مرحلوں سے گزر کر پیدا ہوا اور اس نے پرورش پائی، پھر وہ بہت زیادہ جھگڑالو بن بیٹھا۔ کیا اس نے یہ سب کچھ نہیں دیکھا کہ وہ اس سے دوبارہ اٹھائے جانے کے ممکن ہونے کی دلیل پکڑتا؟ (78) یہ کافر غافل ہو گیا اور اس نے جہالت کا مظاہرہ کیا جب اس نے گلی سڑی ہڈیوں سے دوبارہ اٹھائے جانے کے ناممکن ہونے کی دلیل پیش کرتے ہوئے کہا: انھیں کون لوٹائے گا؟ اور اس سے اپنی پیدائش اوجھل رہی جو عدم (نہ ہونے) سے ہوئی تھی۔ (79) اے رسول (ﷺ)! اسے جواب دیتے ہوئے کہیں: ان گلی سڑی ہڈیوں کو وہی زندہ کرے گا جس نے انھیں پہلی بار پیدا کیا، چنانچہ جس نے انھیں پہلی بار پیدا کیا، اس کے لیے انھیں دوبارہ زندگی بخشنا کوئی مشکل نہیں اور اللہ تعالیٰ ہر طرح کی پیدائش کو خوب جاننے والا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ (80) اے لوگو! وہ ذات جس نے تمھارے لیے سرسبز اور تروتازہ درخت سے آگ پیدا کر دی جسے تم اس سے حاصل کرتے ہو اور یکایک اس سے آگ سلگا لیتے ہو۔ سو جس نے دو متضاد چیزوں، سبز درخت کے پانی کی رطوبت اور اس میں بھڑکتی آگ، کو جمع کر دیا، وہ مردوں کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ (81) کیا بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو ان کے اس قدر بڑے ہونے کے باوجود پیدا کیا، وہ مردوں کے مر جانے کے بعد انھیں دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا؟ کیوں نہیں، بلاشبہ وہ یقیناً اس کی قدرت رکھتا ہے اور وہی اصل پیدا کرنے والا ہے جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔ وہ ان کا خوب علم رکھتا ہے، چنانچہ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ (82) بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ اور شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو وجود بخشنا چاہے تو اس سے کہہ دیتا ہے: ہو جا، تو وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے جس کا وہ ارادہ کرے۔ زندگی، موت اور پھر دوبارہ اٹھایا جانا وغیرہ اس کے اسی ارادے کے تحت ہے۔ (83) اس لیے اللہ تعالیٰ اس بے بسی اور عجز سے پاک اور بری ہے جسے مشرک اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ وہی ہے جس کی تمام چیزوں پر بادشاہی ہے۔ وہ ان میں جیسے چاہے تصرف کرتا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں ہر چیز کی چابیاں ہیں اور آخرت میں تم اسی اکیلے کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔

سورۂ صافات مکی ہے۔ **سورت کے بعض مقاصد:** اللہ تعالیٰ کی ان نقائص اور عیبوں سے پاکیزگی بیان کرنا جن کی مشرک اللہ کی طرف نسبت کرتے ہیں اور فرشتوں اور جنوں کے بارے میں ان کے خیالات کی تردید کرنا۔ **تفسیر:** (1) میں ان فرشتوں کی قسم کھاتا ہوں جو اپنی عبادت میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح صف بناتے ہیں۔ (2) میں قسم کھاتا ہوں ان فرشتوں کی جو بادلوں کو ڈانٹتے اور انھیں اس طرف ہانک لے جاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ انھیں برسانا چاہتا ہے۔ (3) میں قسم کھاتا ہوں ان فرشتوں کی جو اللہ کے کلام کی تلاوت کرتے ہیں۔

فوائد: ❀ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس نے جانوروں کو ان کے ماتحت کر دیا ہے اور ان کے مختلف فائدوں کے لیے انھیں ان کا پابند کر دیا ہے۔ ❀ قیامت کا دن آنے کی وافر عقلی دلیلوں اور مشرکوں کے ان سے منہ پھیرنے کا بیان۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے کہ اس کا علم تمام حالات میں ہر وقت اس کی تمام مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور وہ اسے جانتا ہے جو زمین فوت ہونے والوں کے جسموں سے کم کرتی اور جو باقی رکھتی ہے اور وہ غیب اور حاضر کو بھی جانتا ہے۔

إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا
مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾ لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ
مِن كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ﴿٩﴾ إِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم
مَّنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ﴿١٢﴾
وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ﴿١٤﴾ وَقَالُوا إِنْ
هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿١٦﴾
أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿١٧﴾ قُلْ نَعَمْ وَأَنتُمْ دَاخِرُونَ ﴿١٨﴾ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ
وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿٢٠﴾ هَٰذَا
يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢١﴾ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا
وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٢٢﴾ مِن دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ
صِرَاطِ الْجَحِيمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ﴿٢٥﴾ بَلْ
هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ﴿٢٦﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٧﴾
قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ﴿٢٨﴾ قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٢٩﴾

1 ع 21 5

(4) اے لوگو! بلاشبہ تمھارا معبودِ برحق ایک ہی ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہے اللہ۔ (5) جو آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور ان دونوں میں جو کچھ ہے، اس کا رب ہے اور سارا سال سورج کے طلوع اور غروب ہونے کی مختلف جگہوں کا رب ہے۔ (6) بلاشبہ ہم نے زمین کے قریب ترین آسمان کو خوبصورت زینت کے ساتھ حسن بخشا ہے اور وہ ہے ستاروں کی زینت جو دیکھنے میں چمکتے ہوئے موتی معلوم ہوتے ہیں۔ (7) ہم نے آسمانِ دنیا کو ان ستاروں (شہابیوں) کے ذریعے سے ہر سرکش اور نافرمان شیطان سے محفوظ رکھا ہے جسے ان کے ساتھ مارا جاتا ہے۔ (8) یہ شیاطین آسمان میں موجود فرشتوں کی وہ گفتگو سننے کی طاقت نہیں رکھتے جو ان کا رب اپنی شریعت اور تقدیر کے حوالے سے ان کی طرف وحی کرتا ہے اور وہ اس بارے میں آپس میں بات کرتے ہیں۔ ان شیاطین پر ہر طرف سے شعلے نکالتے شہابیے پڑتے ہیں۔ (9) انھیں دھتکارنے کے لیے اور اس لیے کہ وہ ان کے سننے سے دور رہیں۔ ان کے لیے آخرت میں نہ ختم ہونے والا دائمی اور دردناک عذاب ہے۔ (10) مگر شیطانوں میں سے جو کوئی ایک آدھی بات اچک لے، اور اس سے مراد وہ کلمہ ہے جس پر فرشتے آپس میں گفتگو کر رہے ہوتے ہیں اور وہ ان کے مابین گردش کر رہا ہوتا ہے اور اس کا علم ابھی زمین والوں کو نہیں ہوتا تو اس کا پیچھا ایک چمکتا ہوا شہابیہ کرتا ہے جو اسے جلا دیتا ہے اور بعض اوقات وہ شیطان شہابیہ پڑنے سے پہلے یہ کلمہ اپنے کسی بھائی کو پہنچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے جو کاہنوں اور نجومیوں کو پہنچا دیتا ہے اور وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتے ہیں۔ (11) اے رسول (ﷺ)! دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر کافروں سے پوچھیں: کیا وہ ہمارے پیدا کیے ہوئے آسمانوں، زمین اور فرشتوں سے بھی تخلیق کے اعتبار سے زیادہ سخت، جسمانی طور پر زیادہ طاقتور اور اعضاء کے اعتبار سے زیادہ بڑے ہیں؟ بلاشبہ ہم نے انھیں لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے۔ وہ دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کیسے کرتے ہیں جبکہ وہ نہایت کمزور مخلوق، یعنی لیس دار مٹی سے پیدا ہوئے ہیں؟ (12) بلکہ اے نبی (ﷺ)! آپ کو اللہ کی قدرت اور اس کے مخلوق کے معاملات کی تدبیر کرنے پر حیرانی ہے اور دوسری طرف آپ مشرکوں کے دوبارہ جی اٹھنے کا انکار کرنے پر حیران ہو رہے ہیں۔ یہ مشرک دوبارہ جی اٹھنے کو اس زور و شور سے جھٹلاتے ہیں کہ آپ اس کے بارے میں جو کہتے ہیں، وہ اس کا مذاق اڑانے لگتے ہیں۔ (13) جب ان مشرکوں کو کوئی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ دل کی سختی کی وجہ سے نصیحت حاصل کرتے ہیں نہ اس نصیحت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (14) جب وہ نبی ﷺ کی نشانیوں میں سے کسی نشانی کا مشاہدہ کرتے ہیں جو آپ کی سچائی کی دلیل ہو تو وہ اس کا نہایت بھونڈے طریقے سے مذاق اڑاتے اور اس پر حیرانی ظاہر کرتے ہیں۔ (15) انھوں نے کہا: محمد (ﷺ) یہ جو کچھ بھی لائے ہیں، کھلم کھلا جادو کے سوا کچھ بھی نہیں۔ (16) پھر جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور گلی سڑی ریزہ ریزہ ہڈیاں ہو جائیں گے، کیا اس کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟ ایسا تو یقیناً محال اور ناممکن ہے۔ (17) کیا ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا جو فوت ہو گئے، انھیں بھی اٹھایا جائے گا؟ (18) اے پیغمبر (ﷺ)! انھیں جواب دیتے ہوئے کہیں: ہاں، تمھیں مٹی اور گلی سڑی ہڈیاں ہو جانے کے بعد اٹھایا جائے گا اور تمھارے پہلے باپ دادا کو بھی۔ تم سب کو اٹھایا جائے گا جبکہ تم ذلیل و رسوا بھی ہو گے۔ (19) وہ تو بس صور میں ایک ہی بار پھونکا جائے گا (یہ دوسری پھونک ہو گی) تو یکا یک وہ سارے قیامت کی ہولناکیوں کو دیکھ رہے ہوں گے۔ وہ انتظار کر رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ (20) دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والے مشرک کہیں گے: ہائے ہماری بربادی! یہ تو بدلے کا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان اعمال کی جزا دے گا جو انھوں نے دنیا کی زندگی میں کر کے آگے بھیجے۔ (21) تب ان سے کہا جائے گا: یہ بندوں کے درمیان فیصلے کا وہ دن ہے جس کا تم دنیا میں انکار کرتے اور اسے جھٹلایا کرتے تھے۔ (22) اس دن فرشتوں سے کہا جائے گا: مشرکوں کو جمع کرو جنھوں نے شرک کر کے ظلم کیا اور شرک کرنے اور جھٹلانے میں جو ان کے ہمراہی تھے، انھیں بھی اکٹھا کرو اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن بتوں کی یہ عبادت کرتے تھے، انھیں بھی حاضر کرو، پھر انھیں آگ کی راہ کی پہچان کراؤ اور اس کی طرف ان کی راہنمائی کر کے انھیں اس کی طرف ہانک کر لے جاؤ۔ بلاشبہ وہی ان کے لوٹنے کی جگہ ہے۔ (24) انھیں آگ میں داخل کرنے سے پہلے حساب کتاب کے لیے روک لو، ان سے ابھی پوچھ گچھ ہو گی، پھر اس کے بعد انھیں آگ کی طرف ہانکنا۔ (25) ان کی ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ان سے کہا جائے گا: تمھیں کیا ہے، تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے جیسے دنیا میں تم ایک دوسرے کے حمایتی تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ تمھارے بت تمھاری مدد کریں گے؟ (26) بلکہ اُس دن وہ اللہ کے حکم کے سامنے ذلیل ہو کر فرمانبردار بن جائیں گے اور اپنی بے بسی اور لاچارگی کی وجہ سے ایک دوسرے کی مدد نہیں کر سکیں گے۔ (27) اور وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگیں گے اور آپس میں جھگڑیں گے مگر اس وقت ملامت کرنا اور جھگڑنا انھیں فائدہ نہیں دے گا۔ (28) پیروی کرنے والے ان سے کہیں گے جن کی پیروی کی گئی: اے ہمارے بڑو! تم ہی دین اور حق کے علمبردار بن کر ہمارے پاس آتے تھے اور اللہ کے ساتھ کفر و شرک اور گناہ کرنے کو ہمارے لیے پُرکشش بناتے تھے اور اللہ کی طرف سے رسول جو حق لے کر آئے تھے، ہمیں اس سے نفرت دلاتے تھے۔ (29) جن کی پیروی کی گئی تھی، وہ اپنے پیروکاروں سے کہیں گے: معاملہ ایسے نہیں جیسے تم خیال کرتے ہو بلکہ تم کفر پر تھے اور ماننے والے نہ تھے بلکہ تم تھے ہی منکر۔

فوائد: ❀ آسمانِ دنیا کو بعض فوائد کے لیے ستاروں سے سجایا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ فوائد یہ ہیں: زیب و زینت کا حصول اور سرکش شیطان سے بچاؤ۔ ❀ صراط کا اثبات اور اس سے مراد وہ پل ہے جو جہنم کے اوپر پھیلایا گیا ہے جسے اہلِ جنت عبور کر جائیں گے اور دوزخی لڑکھڑا کر دوزخ میں گر جائیں گے۔

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا
قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾ فَاِنَّهُمْ
يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾
اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ
مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى سُرُرٍ
مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ
لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ
الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوْلُ
ءَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا
ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ
فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾

(30) اے پیروی کرنے والو! ہم نے تم پر کوئی زبردستی تو نہیں کی تھی یا ہمارا زور تم پر نہیں چلتا تھا کہ تمھیں کفر وشرک اور گناہ کرنے پر مجبور کرتے بلکہ تم خود ہی کفر وگمراہی کی تمام حدیں پار کرنے والے تھے۔ (31) چنانچہ اب تو ہم اور تم سب پر اللہ کے اس فرمان میں بیان کی گئی سزا ثابت ہو چکی ہے جو شیطان کو سنائی گئی تھی کہ ﴿لَاَمْلَئَنَّ ...... اَجْمَعِيْنَ﴾ ”میں ضرور دوزخ کو تجھ سے اور تیری پیروی کرنے والوں سب سے بھروں گا۔“ (ص 85:38) اس لیے اب ہر صورت میں ہمیں عذاب چکھنا ہے جس سے ہمارے رب نے ہمیں دھمکایا تھا۔ (32) سو ہم نے تمھیں گمراہی اور کفر کی طرف بلایا تھا جبکہ ہم خود بھی راہِ ہدایت سے بھٹکے ہوئے تھے۔ (33) بلاشبہ پیروی کرنے والے اور جن کی پیروی کی گئی، قیامت کے دن سب عذاب میں شریک ہوں گے۔ (34) بلاشبہ جس طرح ہم نے ان کے ساتھ کیا کہ انھیں عذاب کا مزہ چکھایا، ان کے علاوہ مجرموں کے ساتھ بھی ہم ایسا ہی کریں گے۔ (35) بلاشبہ ان مشرکوں کو جب دنیا میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے تقاضوں پر عمل کرنے اور اس کی مخالفت چھوڑنے کا کہا جاتا تو وہ حق سے تکبر کرتے ہوئے اور خود کو بلند مرتبہ سمجھتے ہوئے اسے قبول کرنے اور ماننے سے انکار کر دیتے تھے۔ (36) اور اپنے کفر کا جواز پیش کرتے ہوئے کہتے تھے: کیا ہم ایک شاعر اور دیوانے کی خاطر اپنے معبودوں کی عبادت چھوڑ دیں؟ شاعر اور دیوانے سے ان کی مراد رسول اکرم ﷺ تھے۔ (37) یقیناً انھوں نے بہت بڑا جھوٹ اور بہتان گھڑا۔ رسول اکرم ﷺ دیوانے تھے نہ شاعر بلکہ آپ وہ قرآن لائے جو اللہ کی توحید اور اس کے رسول کی پیروی کی دعوت دینے والا ہے۔ آپ نے توحید اور آخرت کے حوالے سے اس کی تصدیق کی جو آپ سے پہلے اللہ کی طرف سے رسول لائے تھے اور اس میں ان کی ذرا مخالفت نہیں کی۔ (38) اے مشرکو! تم اپنے کفر کرنے اور رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے یقیناً قیامت کے دن دردناک عذاب ضرور چکھو گے۔ (39) اور اے مشرکو! تمھیں صرف ان اعمال کی سزا ملے گی جو دنیا میں تم اللہ کے ساتھ کفر اور گناہوں کی صورت میں کرتے تھے۔ (40) مگر اللہ کے مومن بندے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے چن لیا ہے اور انھوں نے خالص اس کی عبادت کی، وہ اس عذاب سے نجات پائیں گے۔ (41) انھی مخلص بندوں کے لیے رزق ہے جو اللہ تعالیٰ انھیں عطا کرے گا جس کا عمدہ، پاکیزہ اور دائمی ہونا معلوم ہے۔ (42) اس روزی میں انھیں کھانے کے لیے من پسند پھلوں کا نہایت عمدہ رزق دیا جائے گا۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ ان کے درجے بلند کر کے اور انھیں اللہ کریم کے چہرۂ مبارک کا دیدار نصیب کر کے ان کی عزت افزائی ہوگی۔ (43) یہ سب کچھ انھیں ایسی جنتوں میں ملے گا جس کی نعمتیں دائمی، پائیدار اور کبھی نہ ختم ہونے والی ہیں۔ (44) وہ آمنے سامنے تختوں پر ٹیک لگائے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے۔ (45) شراب کے جاموں کا دور اُن پر چل رہا ہوگا جو شفاف ہونے میں جاری پانی کی طرح ہوگی۔ (46) اس کا رنگ سفید ہوگا۔ پینے والا اسے پی کر پوری طرح لذت محسوس کرے گا۔ (47) وہ دنیاوی شراب کی طرح نہیں ہوگی۔ اس میں نہ ایسا نشہ ہوگا کہ عقل جاتی رہے اور نہ پینے والے کو سر درد ہوگا۔ پینے والے کا جسم اور اس کی عقل محفوظ ہوں گے۔ (48) جنت میں ان کے پاس پاک دامن بیویاں ہوں گی جن کی نگاہیں اپنے خاوندوں کے سوا کسی کی طرف نہیں اٹھیں گی۔ وہ خوبصورت نگاہوں والی ہوں گی۔ (49) ان کے رنگ زردی مائل سفید ہوں گے جیسے پرندے کا چھپایا ہوا انڈہ ہو جسے کسی نے چھوا تک نہ ہو۔ (50) پھر جنت والے اپنے ماضی اور دنیا میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔ (51) ان مومنوں میں سے ایک کہے گا: میرا دنیا میں ایک ساتھی تھا جو دوبارہ اٹھائے جانے کا منکر تھا۔ (52) وہ انکار اور ٹھٹھا مذاق کرتے ہوئے مجھ سے کہتا تھا: اے دوست! کیا تم بھی مُردوں کے دوبارہ اٹھائے جانے کی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ (53) کیا جب ہم مر جائیں گے، پھر مٹی اور بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور ہمیں ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو ہم دنیا میں کرتے ہیں؟ (54) وہ مومن دوست اپنے جنتی ساتھیوں سے کہے گا: تم بھی میرے ساتھ جھانک کر دیکھو گے تاکہ ہم اس دوست کا انجام دیکھ لیں جو دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتا تھا؟ (55) تو وہ جھانکتے ہی اپنے اس ساتھی کو دوزخ کے درمیان میں دیکھے گا۔ (56) وہ کہے گا: اے ساتھی! اللہ کی قسم! بہت قریب تھا کہ کفر کی دعوت دے کر اور دوبارہ اٹھائے جانے کے انکار پر مائل کر کے تو مجھے بھی دوزخ میں داخل کر کے برباد کر دیتا۔

فوائد: ❀ کافروں کے عذاب کا سبب ان کے برے عمل ہوں گے اور وہ ہیں شرک اور نافرمانیاں۔ ❀ اہلِ جنت کو جو نعمتیں ملیں گی، ان میں سے ایک نعمت ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھنا اور آمنے سامنے براجمان ہونا ہوگی اور یہ کمال کا سرور اور خوشی ہوگی۔

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿٥٧﴾ أَفَمَا نَحْنُ
بِمَيِّتِينَ ﴿٥٨﴾ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٥٩﴾ إِنَّ
هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٦٠﴾ لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ﴿٦١﴾ أَذَٰلِكَ
خَيْرٌ نُزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ﴿٦٢﴾ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ ﴿٦٣﴾
إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ
الشَّيَاطِينِ ﴿٦٥﴾ فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٦٦﴾
ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى
الْجَحِيمِ ﴿٦٨﴾ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ
يُهْرَعُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ
أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنْذِرِينَ ﴿٧٢﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُنْذَرِينَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٧٤﴾ وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ (2 ع 53 6)
فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿٧٨﴾
سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ﴿٧٩﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٠﴾
إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٨٢﴾

(57) اگر اللہ تعالیٰ مجھے ایمان کی ہدایت اور توفیق دے کر مجھ پر احسان نہ کرتا تو یقیناً میں بھی تیری طرح عذاب میں حاضر کیے جانے والوں میں ہوتا۔ جب وہ اپنے دوزخی ساتھی کے ساتھ بات ختم کر کے فارغ ہوگا تو وہ جنتی دوستوں کو مخاطب کر کے کہے گا: (58) ہم جنتی لوگ اب کبھی مرنے والے نہیں۔ (59) سوائے اس پہلی موت کے جو ہمیں دنیا کی زندگی میں آچکی، بلکہ ہم ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور ہمیں عذاب بھی نہیں ہوگا جیسے کافروں کو عذاب ہو رہا ہے۔ (60) بلاشبہ ہمارے رب نے ہمیں جو یہ بدلہ دیا ہے کہ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل کیا اور آگ سے سلامتی بخشی، تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے جس کے برابر اور کوئی کامیابی نہیں۔ (61) اسی طرح کی عظیم جزا اور بدلے کے لیے عمل کرنے والوں پر واجب ہے کہ عمل کریں، بلاشبہ یہی تجارت نفع بخش ہے۔ (62) کیا مذکورہ بالا نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کے لیے تیار کی ہیں جنھیں اس نے اپنی اطاعت کے لیے خاص کر لیا ہے، عزت واحترام کے اعتبار سے زیادہ بہتر اور افضل ہیں یا زقوم (تھوہر) کا وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے جو کافروں کا ایسا کھانا ہوگا کہ نہ غذائیت فراہم کرے گا اور نہ بھوک مٹائے گا؟ (63) بلاشبہ ہم نے اس درخت کو آزمائش بنایا ہے جس کے ساتھ کفر اور نافرمانیاں کر کے ظلم کرنے والوں کو آزمائش میں ڈالا گیا، کہ انھوں نے کہا: آگ تو درخت کو کھا جاتی ہے، لہٰذا اس میں درخت اُگنا ممکن نہیں۔ (64) بلاشبہ زقوم کا درخت اگنے کی جگہ کے اعتبار سے خبیث ہے کیونکہ یہ ایسا درخت ہے جو جہنم کی گہرائی میں اگتا ہے۔ (65) اس سے نکلنے والے پھل نہایت بدنما ہوتے ہیں جیسے شیطانوں کے سر ہوں۔ ظاہری طور پر بدشکل ہونا، باطن کے خبیث ہونے کی دلیل ہے، مطلب یہ ہے کہ اس کے پھل بھی نہایت بدمزہ ہیں۔ (66) بلاشبہ کافر اس کا کڑوا اور بدمزہ پھل ضرور کھائیں گے اور اس سے اپنے خالی پیٹ بھریں گے۔ (67) پھر اس کو کھانے کے بعد ان کے لیے نہایت بدذائقہ، کھولتا ہوا گرم مشروب ہوگا۔ (68) پھر اس کے بعد انھیں جہنم کے عذاب کی طرف لوٹنا ہوگا، چنانچہ وہ ایک عذاب سے دوسرے عذاب میں منتقل ہو جائیں گے۔ (69) بلاشبہ ان کافروں نے اپنے باپ دادا کو ہدایت کی راہ سے بھٹکے ہوئے پایا اور ان کی تقلید میں بغیر کسی دلیل کے انھی کے نقش قدم پر چلتے رہے۔ (70) چنانچہ وہ گمراہی میں اپنے آباء واجداد کے نقش قدم پر دوڑتے رہے۔ (71) یقیناً ان سے پہلے والوں کی اکثریت گمراہ ہو چکی، لہٰذا اے رسول! آپ کی قوم امتوں میں سے پہلی گمراہ ہونے والی قوم نہیں۔ (72) یقیناً ہم نے ان پہلی امتوں میں کئی رسول بھیجے جو انھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتے تھے مگر انھوں نے کفر کیا۔ (73) سواے رسول! آپ دیکھیں کہ ان قوموں کا کیا انجام ہوا جنھیں ان کے رسولوں نے ڈرایا مگر انھوں نے ان کی بات نہ مانی۔ آخر کار وہ آگ میں داخل ہوئے جس میں اپنے کفر کرنے اور اپنے رسولوں کو جھٹلانے کے سبب ہمیشہ رہیں گے۔ (74) سوائے ان کے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ایمان لانے کے لیے خالص کر لیا، بلاشبہ وہ اس عذاب سے نجات پانے والے ہیں جو ان جھٹلانے والے کافروں کا انجام ہے۔ (75) یقیناً ہمیں ہمارے نبی نوح علیہ السلام نے اس وقت پکارا جب انھوں نے اپنی قوم کے لوگوں کے خلاف دعا کی جنھوں نے انھیں جھٹلایا تھا۔ ہم کیسے اچھے دعا قبول کرنے والے ہیں۔ یقیناً ہم نے ان کے خلاف ان (نوح علیہ السلام) کی دعا فوراً قبول کر لی۔ (76) یقیناً ہم نے انھیں، ان کے اہلِ بیت کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو ان کی قوم کی تکلیفوں اور اس عظیم طوفان میں غرق ہونے سے بچا لیا جو ان کی قوم کے کافروں پر بھیجا گیا تھا۔ (77) ہم نے صرف ان کے اہل وعیال اور مومن پیروکاروں ہی کو نجات دی اور ان کے علاوہ ان کی قوم کے کافروں کو غرق کر دیا۔ (78) اور ہم نے آنے والی امتوں میں ان کا ذکرِ خیر باقی رکھا جس کی بنا پر لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ (79) نوح علیہ السلام اس بات سے محفوظ وسلامت ہیں کہ آنے والی قوموں میں کوئی انھیں برے لفظوں سے یاد کرے بلکہ ان کی تعریف اور ذکرِ خیر ضرور باقی رہے گا اور لوگ انھیں اچھے لفظوں سے یاد کریں گے۔ (80) بلاشبہ اسی طرح کا بدلہ جو ہم نے نوح علیہ السلام کو دیا، ہم ان لوگوں کو بھی دیتے ہیں جو اللہ اکیلے کی عبادت اور اطاعت کر کے نیکی کرنے والے ہوں۔ (81) بلاشبہ نوح علیہ السلام اللہ کی اطاعت میں عمل کرنے والے ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ (82) پھر باقیوں کو ہم نے اس طوفان میں غرق کر دیا جو ہم نے ان پر بھیجا اور ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچا۔

فوائد: ❀ جنت کی نعمتیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جانا ہی سب سے بڑی کامیابی ہے اور اس جیسی عطا اور فضیلت کے حصول کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنے چاہئیں۔ ❀ بلاشبہ دوزخیوں کا کھانا زقوم ہے جس کا پھل نہایت کڑوا، ذائقہ نہایت کسیلا اور بو نہایت ناگوار ہے جسے نگلنا بہت مشکل اور کھانا باعثِ تکلیف ہے۔ ❀ نوح علیہ السلام نے قوم کی ہلاکت کی جو دعا کی، اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کیا ہی خوب مومنوں کی امیدوں کا مرکز اور ان کی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ ❀ نوح علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کے چند نمونے: نوح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دینا، ان کی اولاد کو انسانیت کی اصل اور نسلوں کے پھیلاؤ کا ذریعہ بنانا اور ان کا ذکر خیر اور اچھی تعریف باقی رکھنا۔

وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَٰهِيمَ ﴿٨٣﴾ إِذْ جَآءَ رَبَّهُۥ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٤﴾
إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦ مَاذَا تَعْبُدُونَ ﴿٨٥﴾ أَئِفْكًا ءَالِهَةً دُونَ ٱللَّهِ
تُرِيدُونَ ﴿٨٦﴾ فَمَا ظَنُّكُم بِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِى ٱلنُّجُومِ ﴿٨٨﴾
فَقَالَ إِنِّى سَقِيمٌ ﴿٨٩﴾ فَتَوَلَّوْا۟ عَنْهُ مُدْبِرِينَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ إِلَىٰٓ ءَالِهَتِهِمْ
فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿٩١﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنطِقُونَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ
ضَرْبًۢا بِٱلْيَمِينِ ﴿٩٣﴾ فَأَقْبَلُوٓا۟ إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ﴿٩٤﴾ قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا
تَنْحِتُونَ ﴿٩٥﴾ وَٱللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا۟ ٱبْنُوا۟ لَهُۥ بُنْيَٰنًا
فَأَلْقُوهُ فِى ٱلْجَحِيمِ ﴿٩٧﴾ فَأَرَادُوا۟ بِهِۦ كَيْدًا فَجَعَلْنَٰهُمُ ٱلْأَسْفَلِينَ ﴿٩٨﴾
وَقَالَ إِنِّى ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّى سَيَهْدِينِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ هَبْ لِى مِنَ
ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنَٰهُ بِغُلَٰمٍ حَلِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ ٱلسَّعْىَ
قَالَ يَٰبُنَىَّ إِنِّىٓ أَرَىٰ فِى ٱلْمَنَامِ أَنِّىٓ أَذْبَحُكَ فَٱنظُرْ مَاذَا تَرَىٰ
قَالَ يَٰٓأَبَتِ ٱفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ مِنَ
ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّآ أَسْلَمَا وَتَلَّهُۥ لِلْجَبِينِ ﴿١٠٣﴾ وَنَٰدَيْنَٰهُ أَن يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ ﴿١٠٤﴾
قَدْ صَدَّقْتَ ٱلرُّءْيَآ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ
هَٰذَا لَهُوَ ٱلْبَلَٰٓؤُا۟ ٱلْمُبِينُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنَٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿١٠٧﴾

(83) بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام بھی ان کے ان ہم مذہب لوگوں میں سے تھے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بلانے میں ان کی موافقت کی۔ (84) سو آپ یاد کریں جب وہ اپنے رب کے پاس شرک سے پاک دل لے کر آئے۔ اللہ کی مخلوق میں وہ اللہ کے لیے خالص تھے۔ (85) جب انھوں نے اپنے باپ اور اپنی مشرک قوم کو ملامت اور خبردار کرتے ہوئے کہا: یہ کیا ہیں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو؟ (86) کیا خود ساختہ اور گھڑے ہوئے معبودوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو؟ (87) سوائے میری قوم! رب العالمین کی نسبت تمھارا کیا گمان ہے جب تم اس کے سوا اوروں کی عبادت کرتے ہوئے اس کے پاس جاؤ گے؟ تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ تمھارے ساتھ کیسا سلوک کرے گا؟ (88) پھر ابراہیم علیہ السلام نے ایک نگاہ ستاروں کی طرف اٹھائی اور قوم کے ساتھ جانے سے جان چھڑانے کی کسی تدبیر پر غور وفکر کرنے لگے۔ (89) اور قوم کے ساتھ ان کے میلے کے لیے جانے سے عذر پیش کرتے ہوئے کہا: میں بیمار ہوں۔ (90) چنانچہ انھوں نے آپ کو پیچھے چھوڑ دیا اور خود چلے گئے۔ (91) پھر آپ ان کے معبودوں کی طرف گئے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے اور ان کے معبودوں سے ازراہِ مذاق کہا: تم یہ کھانا کیوں نہیں کھاتے جو مشرک تمھارے لیے بناتے ہیں؟ (92) تمھیں کیا مسئلہ ہے، تم بولتے نہیں ہو اور جو تم سے سوال کرے، اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ کیا ان جیسوں کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے؟ (93) پھر ابراہیم علیہ السلام انھیں توڑنے کے لیے اپنے دائیں ہاتھ سے ان پر ضربیں لگانے لگے۔ (94) ان بتوں کے پجاری انتہائی عجلت میں آپ کے پاس آئے۔ (95) تو ابراہیم علیہ السلام نے بڑی ثابت قدمی سے ان کا سامنا کیا اور انھیں ڈانٹتے اور ملامت کرتے ہوئے کہا: کیا تم اللہ کے سوا ان معبودوں کی عبادت کرتے ہو جنھیں تم اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہو؟ (96) حالانکہ خود تمھیں اور تمھارے اعمال کو پیدا کرنے والا اللہ پاک ہے اور تمھارے اعمال میں سے یہ بت بھی ہیں، اس لیے وہ اکیلا حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کیا جائے۔ (97) چنانچہ جب وہ دلیل کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے تو انھوں نے قوت کا سہارا لیا اور آپس میں مشورہ کیا کہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔ انھوں نے کہا: اس کے لیے ایک عمارت بناؤ اور اسے لکڑیوں سے بھرو اور آگ لگا دو، پھر ابراہیم کو اس میں ڈال دو۔ (98) سو ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا کہ اسے ہلاک کر دیں اور اس سے ان کی جان چھوٹ جائے مگر ہم نے انھیں ناکام کر دیا جب ہم نے اس پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی کر دی۔

(99) ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میں اپنی قوم کا شہر چھوڑ کر اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں تاکہ اس کی عبادت کر سکوں۔ میرا رب ضرور میری اس چیز کی طرف راہنمائی کرے گا جس میں میری دنیا و آخرت کی بھلائی ہو۔ (100) اے میرے رب! مجھے نیک بیٹا عطا فرما جو اس اجنبی ماحول میں میرے لیے قوم کا بدل اور میرا مددگار ہو۔ (101) چنانچہ ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے خوشی کی خبر دی، یوں کہ ایسے بیٹے کی بشارت دی جو بڑا ہو گا اور بردبار بھی ہو گا۔ یہ بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام تھے۔ (102) پھر جب اسماعیل علیہ السلام جوان ہو گئے اور اپنے والد کے دست و بازو بن گئے تو ان کے والد ابراہیم علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا جبکہ انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اس خواب کا مقصد بتاتے ہوئے کہا: پیارے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمھیں ذبح کر رہا ہوں۔ تم بتاؤ اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اسماعیل (علیہ السلام) نے اپنے باپ کو یوں جواب دیا: اے ابا جان! اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے ذبح کرنے کا جو حکم دیا ہے، وہ کر گزریے۔ مجھے ضرور آپ اللہ کے حکم پر راضی رہنے والوں اور صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ (103) غرض جب وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے مطیع ہو گئے اور اس کے سامنے جھک گئے، تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اس کی پیشانی کے ایک جانب لٹا لیا تاکہ اس کو ذبح کرنے کا جو حکم ملا ہے، اسے نافذ کرے۔ (104) اور ہم نے ابراہیم کو آواز دی، جبکہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر کے اللہ کا حکم نافذ کرنے کے لیے بے چین تھا، کہ اے ابراہیم! (105) یقیناً تو نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا پختہ ارادہ کر کے اس خواب پر عمل کر دکھایا ہے جو تو نے نیند میں دیکھا۔ بلاشبہ جس طرح ہم نے تجھے اس عظیم آزمائش سے نکال کر جزا دی ہے، اسی طرح ہم نیکوکاروں کو جزا دیتے اور انھیں آزمائشوں اور مشکلات سے نکالتے ہیں۔

(106) بلاشبہ یہ کھلا امتحان تھا جس میں ابراہیم علیہ السلام یقیناً کامیاب ہوئے۔ (107) اور ہم نے ایک عظیم مینڈھا اسماعیل علیہ السلام کی جگہ فدیے میں دے دیا جسے اس کی جگہ ذبح کیا گیا۔

فوائد: ❀ انسان کے افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے، تاہم بندہ انھیں اپنے اختیار سے انجام دیتا ہے۔ ❀ مذکورہ بالا آیات کے دلائل اور ترتیب سے پتہ چلتا ہے کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام تھے کیونکہ انھی کی بشارت پہلے دی گئی اور جہاں تک اسحاق علیہ السلام کا تعلق ہے تو ان کی بشارت اسماعیل علیہ السلام کے بعد دی گئی۔ ❀ اسماعیل علیہ السلام کا یہ کہنا: ﴿سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلصَّٰبِرِينَ﴾ انھیں اللہ کی طرف سے صبر کی توفیق ملنے کا سبب بنا کیونکہ انھوں نے معاملہ اللہ کے سپرد کیا اور اس کا حکم تسلیم کیا۔ ❀ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿فَلَمَّآ أَسْلَمَا ...﴾ اس بات کی دلیل ہے کہ ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت میں سب سے اعلیٰ درجے پر تھے۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝١٠٨ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝١٠٩ كَذَٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝١١٠ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝١١١ وَبَشَّرْنَاهُ
بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝١١٢ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَ
مِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ مُبِينٌ ۝١١٣ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ
مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝١١٤ وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۝١١٥
وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ۝١١٦ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ۝١١٧
وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝١١٨ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي
الْآخِرِينَ ۝١١٩ سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝١٢٠ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِينَ ۝١٢١ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝١٢٢ وَإِنَّ إِلْيَاسَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝١٢٣ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ۝١٢٤ أَتَدْعُونَ
بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝١٢٥ اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ
الْأَوَّلِينَ ۝١٢٦ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝١٢٧ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ
الْمُخْلَصِينَ ۝١٢٨ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝١٢٩ سَلَامٌ عَلَىٰ
إِلْ يَاسِينَ ۝١٣٠ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝١٣١ إِنَّهُ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝١٣٢ وَإِنَّ لُوطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝١٣٣

3 ع 39 7

(108) اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر بعد میں آنے والی امتوں میں باقی رکھا۔

(109) یہ اللہ کی طرف سے اس کے لیے تحفہ اور ہر تکلیف و آفت سے سلامتی کی دعا ہے۔

(110) جس طرح ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی اطاعت پر یہ جزا دی، اسی طرح ہم نیکوکاروں کو جزا دیتے ہیں۔

(111) بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام ہمارے ان مومن بندوں میں سے تھا جو اللہ کے لیے عبودیت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔

(112) ہم نے اسے ایک اور بیٹے کی خوشخبری دی جو نبی اور نیک بندہ ہوگا اور وہ تھے اسحاق علیہ السلام۔ یہ جزا تھی اس کی اس اطاعت کی جو اس نے اپنے اکلوتے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے حوالے سے پیش کی۔

(113) ہم نے اس پر اور اس کے بیٹے اسحاق علیہ السلام پر برکتیں نازل فرمائیں اور اسے بہت زیادہ انعامات سے نوازا جن میں اس کی اولاد کی کثرت بھی تھی۔ ان دونوں کی اولاد میں اپنے رب کے اطاعت گزار نیک بندے بھی ہیں اور ان میں کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر کھلم کھلا ظلم کرنے والے بھی ہیں۔

(114) بلاشبہ ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون علیہما السلام کو نبوت دے کر ان پر احسان کیا۔

(115) ہم نے اسے اور اس کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دی اور غرق ہونے سے بچایا۔

(116) ہم نے فرعون اور اس کے لشکروں کے خلاف ان کی مدد کی، تو انھیں ان کے دشمن پر غلبہ حاصل ہوا۔

(117) ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون علیہما السلام کو تورات عطا کی جو اللہ کی طرف سے شک وشبہ سے پاک واضح کتاب تھی۔

(118) ہم نے ان دونوں کی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کی جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں اور وہ دینِ اسلام کا راستہ ہے جو ہر عیب سے پاک خالق کی خوشنودی تک پہنچاتا ہے۔

(119) ہم نے ان کی اچھی تعریف اور ذکر خیر آنے والی امتوں میں باقی رکھا۔

(120) اللہ کی طرف سے ان دونوں کے لیے نہایت اچھا تحفہ، ان دونوں کی تعریف اور ہر ناپسندیدہ چیز سے سلامتی کی دعا ہے۔

(121) بلاشبہ جس طرح ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو یہ اچھا بدلہ دیا ہے، اسی طرح اپنے رب کی اطاعت کرنے والے نیکوکاروں کو ہم جزا دیتے ہیں۔

(122) بلاشبہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام ہمارے ان بندوں میں سے تھے جو اللہ پر ایمان رکھتے تھے اور اس نے جو شریعت ان کے لیے مقرر کی، اس پر عمل پیرا تھے۔

(123) اور بلاشبہ الیاس علیہ السلام اپنے رب کی طرف سے رسولوں میں سے تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کا انعام عطا کیا۔

(124) جب انھوں نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے کہا جن کی طرف وہ بھیجے گئے: اے میری قوم! کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ اس کے حکم مانو جن میں توحید سرفہرست ہے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جاؤ جن میں شرک سب سے خطرناک ہے؟

(125) کیا تم اللہ کے سوا اپنے بت بَعل کی عبادت کرتے ہو اور اس اللہ کی عبادت چھوڑ دیتے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے؟

(126) اللہ ہی تمھارا رب ہے جس نے تمھیں پیدا کیا اور اس سے پہلے تمھارے باپ دادا کو پیدا کیا تو وہی عبادت کا حق دار ہے، نہ کہ اس کے علاوہ ایسے بت جو نفع دے سکتے ہیں نہ وہ نقصان کے مالک ہیں۔

(127) مگر ان کی قوم نے بس جھٹلانے کی راہ اختیار کی اور ان کے اس جھٹلانے ہی کی وجہ سے وہ عذاب میں ڈالے جائیں گے۔

(128) سوائے اس کے جو ان کی قوم میں سے ایمان لایا اور خالص اللہ کی عبادت کی تو وہ عذاب میں ڈالے جانے سے چھوٹ جائے گا۔

(129) ہم نے اس (الیاس) کی اچھی شہرت اور ذکر خیر آنے والی امتوں میں باقی رکھا۔

(130) اللہ کی طرف سے سلام ہو الیاس پر، اور اس کی تعریف کی جائے۔

(131) بلاشبہ جس طرح ہم نے الیاس علیہ السلام کو یہ اچھا بدلہ دیا، اسی طرح کا بدلہ ہم اپنے مومن نیک بندوں کو دیتے ہیں۔

(132) بلاشبہ الیاس ہمارے پکے مومن بندوں میں سے تھا جو اپنے رب پر ایمان لانے میں سچے تھے۔

(133) اور بلاشبہ لوط علیہ السلام اللہ کے ان رسولوں میں سے تھے جنھیں اس نے ان کی قوموں کی طرف خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے لیے بھیجا۔

فوائد: ❀ شریعت کا ایک مقصد بندوں کو بندوں کی غلامی سے آزاد کرانا ہے۔ ❀ اچھی شہرت، ذکر خیر اور نیک نامی اللہ کی ان نعمتوں میں سے ہیں جو دنیا میں جلدی عطا کر دی جاتی ہیں۔

إِذْ نَجَّيْنَٰهُ وَأَهْلَهُۥٓ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٤﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِى ٱلْغَٰبِرِينَ ﴿١٣٥﴾ ثُمَّ
دَمَّرْنَا ٱلْـَٔاخَرِينَ ﴿١٣٦﴾ وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ ﴿١٣٧﴾ وَبِٱلَّيْلِ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٣٨﴾ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٩﴾ إِذْ أَبَقَ إِلَى
ٱلْفُلْكِ ٱلْمَشْحُونِ ﴿١٤٠﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ ٱلْمُدْحَضِينَ ﴿١٤١﴾
فَٱلْتَقَمَهُ ٱلْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْلَآ أَنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلْمُسَبِّحِينَ ﴿١٤٣﴾
لَلَبِثَ فِى بَطْنِهِۦٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذْنَٰهُ بِٱلْعَرَآءِ وَهُوَ
سَقِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَأَنۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ ﴿١٤٦﴾ وَأَرْسَلْنَٰهُ إِلَىٰ
مِا۟ئَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ﴿١٤٧﴾ فَـَٔامَنُوا۟ فَمَتَّعْنَٰهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿١٤٨﴾
فَٱسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ ٱلْبَنَاتُ وَلَهُمُ ٱلْبَنُونَ ﴿١٤٩﴾ أَمْ خَلَقْنَا ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ
إِنَٰثًا وَهُمْ شَٰهِدُونَ ﴿١٥٠﴾ أَلَآ إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿١٥١﴾
وَلَدَ ٱللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿١٥٢﴾ أَصْطَفَى ٱلْبَنَاتِ عَلَى ٱلْبَنِينَ ﴿١٥٣﴾
مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿١٥٤﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٥﴾ أَمْ لَكُمْ سُلْطَٰنٌ
مُّبِينٌ ﴿١٥٦﴾ فَأْتُوا۟ بِكِتَٰبِكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوا۟ بَيْنَهُۥ
وَبَيْنَ ٱلْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ ٱلْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٥٨﴾
سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٠﴾

4 ع 25 8 — النصف

(134) سو یاد کریں جب ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو عذاب سے بچایا جو اس کی قوم پر نازل کیا گیا۔ (135) سوائے اس کی بیوی کے، یقیناً اس عورت پر اس کی قوم والا عذاب آیا کیونکہ وہ ان کی طرح کافر تھی۔ (136) پھر ہم نے اس کی قوم کے باقی سب لوگوں کو ہلاک کر دیا جنھوں نے اسے جھٹلایا اور جو دین وہ لایا تھا، اس کی تصدیق نہ کی۔ (137) تم اے اہلِ مکہ! شام کی طرف اپنے سفروں میں یقیناً ان کے گھروں کے پاس سے صبح کے وقت گزرتے ہو۔ (138) اور اسی طرح تم رات کے وقت بھی وہاں سے گزرتے ہو، کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے اور نصیحت حاصل نہیں کرتے کہ جھٹلانے، کفر کرنے اور ایسی بے حیائی کا فعل کرنے کے بعد جس کا اگلی امتوں میں ذکر نہیں ملتا، ان کا انجام کیا ہوا؟ (139) اور بلاشبہ ہمارے بندے یونس علیہ السلام اللہ کے ان رسولوں میں سے تھے جنھیں اس نے اپنی قوموں کو خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجا۔ (140) جب وہ اپنے رب کی اجازت کے بغیر اپنی قوم سے روانہ ہو گئے اور لوگوں اور سامان سے بھری کشتی میں سوار ہو گئے۔ (141) ادھر کشتی زیادہ بوجھ کی وجہ سے غرق ہونے لگی تو سواریوں نے قرعہ ڈالا کہ بعض لوگوں کو کشتی سے (سمندر میں) پھینک دیا جائے۔ انھیں یہ ڈر تھا کہ کشتی زیادہ سواریوں کی وجہ سے ڈوب جائے گی تو یونس علیہ السلام بھی ان قرعہ ہار جانے والوں میں شامل تھے، چنانچہ انھوں نے انھیں سمندر میں پھینک دیا۔ (142) جب انھوں نے انھیں سمندر میں پھینکا تو مچھلی نے انھیں نگل لیا۔ انھوں نے اپنے رب کی اجازت کے بغیر سمندر کی طرف جا کر ایسا کام کیا تھا جس پر ملامت کی گئی۔ (143) یونس علیہ السلام اگر اس حادثے سے پہلے کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے نہ ہوتے اور مچھلی کے پیٹ میں وہ تسبیح بیان نہ کرتے۔ (144) تو وہ قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے، اس طرح کہ وہ ان کی قبر بن جاتی۔ (145) پھر ہم نے انھیں مچھلی کے پیٹ سے نکال کر درختوں اور عمارتوں سے خالی زمین پر ڈال دیا۔ خاصی دیر مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے ان کا بدن نہایت کمزور ہو چکا تھا۔ (146) اس خالی زمین میں ہم نے ان پر کدو کی ایک بیل اگا دی جس سے وہ سایہ حاصل کرتے اور اس سے کھاتے تھے۔ (147) اور ہم نے انھیں ان کی قوم کی طرف واپس بھیجا اور ان کی تعداد ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ تھی۔ (148) چنانچہ اب وہ ان پر ایمان لے آئے اور ان کی لائی ہوئی شریعت کی تصدیق کی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کی دنیا کی زندگی میں فائدہ دیا حتی کہ ان کی مقرر عمریں پوری ہو گئیں۔ (149) اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان مشرکوں کی بات رد کرتے ہوئے ان سے پوچھیں: کیا تم اللہ کی طرف ان بیٹیوں کی نسبت کرتے ہو جنھیں تم ناپسند کرتے ہو اور اپنے لیے بیٹوں کو چنتے ہو جنھیں تم پسند کرتے ہو۔ یہ کیسی تقسیم ہے؟ (150) انھوں نے کیسے سمجھ لیا کہ فرشتے مؤنث (اللہ کی بیٹیاں) ہیں جبکہ وہ ان کی تخلیق کے وقت موجود تھے نہ انھوں نے اس کا مشاہدہ کیا؟ (151) آگاہ رہو کہ یہ مشرکوں کا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا ہے۔ (152) کہ وہ اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے اس دعوے میں سراسر جھوٹے ہیں۔ (153) کیا اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کے مقابلے میں جنھیں تم پسند کرتے ہو، اپنے لیے بیٹیوں کو چنا ہے جنھیں تم ناپسند کرتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ (154) اے مشرکو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ایسا ظالمانہ فیصلہ کرتے ہو کہ اللہ کی طرف بیٹیوں کی نسبت کرتے ہو اور خود اپنے لیے بیٹے چُن لیتے ہو؟ (155) کیا جس باطل عقیدے پر تم ہو، اس کے غلط ہونے پر تم غور وفکر نہیں کرتے؟ بلاشبہ اگر تم غور وفکر کرتے تو یہ بات نہ کرتے۔ (156) یا تمھارے پاس اس دعوے کی کتاب اور رسول کی طرف سے کوئی واضح حجت اور روشن دلیل ہے؟ (157) تو وہ کتاب لاؤ جس میں تمھارے اس دعوے کی دلیل ہو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ (158) ان مشرکوں نے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درمیان، جو ان سے اوجھل ہیں، خاندانی تعلق بنا دیا جب انھوں نے دعویٰ کیا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اور بلاشبہ یقیناً فرشتوں کو یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور مشرکوں کو حساب کے لیے جمع کرے گا۔ (159) اللہ تعالیٰ اولاد اور شریکوں وغیرہ جیسے ان عیبوں سے پاک اور بری ہے جو مشرک اس کے لیے بیان کرتے ہیں اور جو ہرگز اس کی شان کے لائق نہیں۔
(160) سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو جلال وکمال کے انھی اوصاف سے متصف ٹھہراتے ہیں جو اس پاک پروردگار کی شان کے لائق ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور اور قانون کبھی تبدیل نہیں ہوتا کہ وہ مومنوں کو نجات دیتا اور کافروں کو تباہ و برباد کرتا ہے۔ ❀ ان لوگوں کے انجام سے نصیحت اور عبرت حاصل کرنے کی ضرورت ہے جنھوں نے رسولوں کو جھٹلایا تاکہ وہ عذاب نہ آئے جو دوسرے لوگوں پر آیا۔ ❀ قرعہ ڈالنا شرعی طور پر جائز ہے جس کی دلیل درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ ٱلْمُدْحَضِينَ﴾ ”پھر (کشتی والوں نے) قرعہ ڈالا تو وہ ہارنے والوں میں سے تھے (یعنی قرعہ یونس علیہ السلام کے نام نکلا)۔“

فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿١٦١﴾ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ﴿١٦٢﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ
صَالِ الْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ
الصَّافُّونَ ﴿١٦٥﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾ وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾
لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾
فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿١٧٢﴾ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ
الْغَالِبُونَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٤﴾ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٥﴾
أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ
الْمُنْذَرِينَ ﴿١٧٧﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٨﴾ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٩﴾
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلَامٌ عَلَى
ع 5 44 9 الْمُرْسَلِينَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٢﴾

سُورَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَثَمَانُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

صٓ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿١﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿٢﴾
كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ﴿٣﴾

(161) اے مشرکو! بلاشبہ تم اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ (162) تم سب کسی کو دین حق سے نہیں بھٹکا سکتے۔ (163) سوائے اس کے جس کے دوزخی ہونے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کر دیا، تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ نافذ ہوگا اور وہ کفر کرے گا، پھر آگ میں داخل ہوگا۔ جہاں تک تمھاری اور تمھارے معبودوں کی بات ہے تو تمھیں اس معاملے میں کوئی قدرت حاصل نہیں۔ (164) فرشتوں نے اللہ کے لیے اپنی بندگی اور مشرکوں کے عقیدے سے لاتعلقی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا: ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کے لیے اللہ کی عبادت اور اطاعت میں معلوم مقام نہ ہو۔ (165)، (166) بلاشبہ ہم فرشتے اللہ کی عبادت اور اطاعت میں صف باندھے کھڑے رہتے ہیں اور یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کو ان اوصاف اور عادات سے پاک قرار دیتے ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ (167)۔(170) بلاشبہ مکے کے مشرک محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے کہتے تھے: اگر ہمارے پاس پہلی کتابوں میں سے کوئی کتاب ہوتی، جیسے تورات وغیرہ تو ہم خالص اللہ کی عبادت کرتے، حالانکہ وہ اس کے بارے میں جھوٹے تھے۔ یقیناً اب محمد رسول اللہ ﷺ ان کے پاس قرآن لے آئے تو انھوں نے اس کے ساتھ کفر کیا۔ قیامت کے دن بہت جلد وہ اس سخت عذاب کے بارے میں جان لیں گے جو ان کا منتظر ہے۔ (171)۔(173) بلاشبہ اپنے رسولوں کے لیے ہم یہ بات پہلے سے طے کر چکے ہیں کہ وہ اپنے دشمنوں پر فتح پائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں دلیل اور قوت دے کر ان پر احسان فرمایا ہے اور بلاشبہ ہمارا لشکر ہی غالب آئے گا جو اللہ کے کلمے اور دین کی سربلندی کے لیے اللہ کی راہ میں لڑتا ہے۔ (174) چنانچہ اے رسول (ﷺ)! آپ کینہ اور دشمنی رکھنے والے ان مشرکوں سے ایک مدت تک بے رخی اختیار کر لیں جسے اللہ جانتا ہے، یہاں تک کہ ان کے عذاب کا وقت آجائے۔ (175) اور آپ انھیں دیکھتے رہیں جب ان پر عذاب نازل ہوگا، وہ بھی آگے چل کر جلد دیکھ لیں گے مگر یہ دیکھنا انھیں فائدہ نہ دے گا۔ (176) کیا پھر ان مشرکوں کو اللہ کے عذاب کی جلدی پڑی ہے؟ (177) جب اللہ کا عذاب ان پر آ گیا تو ان کی صبح نہایت بری ہوگی۔ (178) اے رسول (ﷺ)! ان سے منہ پھیر لیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے عذاب کا فیصلہ کر دے۔ (179) اور دیکھتے رہیے، جلد یہ بھی دیکھ لیں گے کہ ان پر اللہ کی طرف سے کیا عذاب اور آفت ٹوٹتی ہے۔ (180) اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب پاک ہے جو قوتوں کا مالک ہے اور وہ ان تمام باتوں اور نقائص سے بری ہے جن سے مشرک اسے نسبت دیتے ہیں۔ (181) اللہ تعالیٰ کا سلام اور اس کی تعریف ہو اس کے باعزت رسولوں پر۔ (182) اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور وہی اس کا حقدار ہے۔ وہی تمام جہانوں کا رب ہے، اس کے سوا ان کا کوئی رب نہیں۔

سورۂ صٓ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: باطل کے ذریعے سے جھگڑنے کا تذکرہ اور اس کا انجام۔ **تفسیر:** (1) (صٓ) اس طرح کے حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کی ابتدا میں گزر چکا ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں اس قرآن کی جو لوگوں کے لیے ایسی یاددہانی پر مشتمل ہے جو دنیا و آخرت میں ان کے لیے نفع بخش ہے۔ معاملہ ایسے نہیں جیسا مشرک سمجھتے ہیں کہ اللہ کے ساتھ اس کے شریک ہیں۔ (2) لیکن کافر اللہ کی توحید اور محمد ﷺ سے اختلاف اور آپ سے عداوت اور دشمنی کے بارے میں ضد اور تکبر کا شکار ہیں۔ (3) ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کیا جنھوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا، پھر جب ان پر عذاب آیا تو انھوں نے مدد مانگتے ہوئے پکارا اور وہ وقت ان کے لیے عذاب سے خلاصی کا وقت نہ تھا کہ مدد مانگنا اور چیخ پکار کرنا انھیں اس بارے میں کوئی فائدہ دیتا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ وہ دلیل اور غلبے کے ذریعے سے اپنے رسولوں اور ان کے وارثوں کی مدد کرتا ہے۔ ان آیات میں ہر اس شخص کے لیے عظیم خوشخبری ہے جو خود کو اللہ تعالیٰ کے لشکر کا اہل قرار دیتا ہے کہ وہی غالب اور منصور (اللہ کی طرف سے مدد کیا ہوا) ہوگا۔ ❀ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ مشرک اور ان کے معبود کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے اور اللہ کے مخلص بندوں کے لیے ان آیات میں خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت وطاقت سے انھیں گمراہوں اور گمراہ کرنے والوں کی گمراہی سے بچائے گا۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم کی قسم کھائی ہے، لہٰذا اس پر ایمان لانا، اس کی تصدیق کرنا اور اس کی تفسیر و توضیح پر توجہ دینا واجب ہے۔

وَعَجِبُوٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۡ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ
كَذَّابٌ ۝٤ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝٥
وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ښ اِنَّ هٰذَا
لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝٦ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ښ اِنْ هٰذَآ اِلَّا
اخْتِلَاقٌ ۝٧ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ
ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝٨ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ
رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝٩ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝١٠ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ
الْاَحْزَابِ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝١٢
وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْــــَٔيْكَةِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الْاَحْزَابُ ۝١٣ اِنْ
كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝١٤ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ (ع 1 14 10)
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝١٥ وَقَالُوْا رَبَّنَا
عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝١٦ اِصْبِرْ عَلٰي مَا
يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝١٧
اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝١٨

(4) انھوں نے تعجب کیا جب انھی میں سے ایک رسول ان کے پاس آیا جو انھیں ڈراتا ہے کہ اگر وہ اپنے کفر پر قائم رہے تو ان پر اللہ کا عذاب آجائے گا۔ کافروں نے محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کی سچائی کے واضح دلائل کا مشاہدہ کرنے کے بعد بھی کہا: یہ تو جادوگر ہے جو لوگوں پر جادو کرتا ہے اور اپنے اس دعوے میں بہت بڑا جھوٹا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے جس کی طرف وحی آتی ہے۔

(5) کیا اس آدمی نے اتنے سارے معبودوں کو ایک ہی معبود بنا ڈالا جس کے سوا کوئی معبود نہیں؟ یہ تو اس کا انتہائی عجیب کام ہے۔

(6) ان کے سردار اور وڈیرے اپنے پیروکاروں سے یہ کہتے ہوئے چل دیے: تم جہاں لگے ہو لگے رہو، محمد (ﷺ) کے دین میں داخل نہ ہو اور اپنے معبودوں کی عبادت پر ڈٹے رہو۔ بلاشبہ محمد (ﷺ) جس ایک معبود کی عبادت کی طرف تمھیں بلاتا ہے، وہ ایک سوچی سمجھی سکیم اور مقصد کے تحت ہے تاکہ وہ ہم پر غالب آجائے اور ہم اس کے پیروکار بن جائیں۔

(7) محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کی جس توحید کی طرف ہمیں بلاتا ہے، اس کا ذکر ہم نے اس دین میں نہیں سنا جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور نہ عیسیٰ علیہ السلام کے دین میں یہ ہے۔ ہم نے آپ سے جو کچھ سنا ہے، وہ سراسر جھوٹ اور من گھڑت ہے۔

(8) کیا یہ صحیح ہے کہ ہم سب کو چھوڑ کر خاص اسی پر قرآن نازل ہو اور ہم پر نازل نہ ہو، حالانکہ ہم سردار اور بڑے ہیں۔ بلکہ یہ مشرک آپ پر نازل ہونے والی وحی کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں اور انھوں نے ابھی تک اللہ کا عذاب نہیں چکھا، اس لیے اس کی ڈھیل سے دھوکے میں مبتلا ہیں۔ اگر وہ عذاب کا مزہ چکھ لیتے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر و شرک کرنے اور آپ کی طرف آنے والی وحی میں شک کرنے کی جرأت نہ کرتے۔

(9) یا ان جھٹلانے والے مشرکوں کے پاس آپ کے اس رب کے فضل واحسان کے خزانے ہیں جو ایسا غالب ہے کہ کوئی اسے مغلوب نہیں کر سکتا۔ وہ جسے جو دینا چاہے دیتا ہے۔ اس کے فضل کے خزانوں میں سے نبوت بھی ہے، چنانچہ وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اس کا اختیار ان کے پاس نہیں ہے کہ وہ جسے چاہیں نبوت دیں اور جسے چاہیں نہ دیں۔ (10) یا آسمانوں، زمین اور ان دونوں کے درمیان کی ہر چیز کی بادشاہت انھی کی ہے کہ وہ دینے یا نہ دینے کا حق رکھتے ہیں؟ اگر ان کا یہ خیال ہے تو وہ آسمان تک پہنچنے کے ذرائع اختیار کریں تاکہ وہ اپنی مرضی سے دینے یا نہ دینے کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لے سکیں اور وہ ایسا کبھی نہیں کر سکیں گے۔ (11) محمد رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانے والا یہ لشکر شکست کھایا ہوا ہے جیسے پہلے رسولوں کو جھٹلانے والے لشکر شکست کھائے ہوئے تھے۔ (12) یہ جھٹلانے والے کوئی پہلے نہیں بلکہ ان سے پہلے قوم نوح، عاد اور فرعون نے جھٹلایا جس کے پاس میخیں تھیں۔ وہ لوگوں کو ان کے ساتھ عذاب دیتا تھا۔ (13) اور ثمودیوں، قوم لوط اور قوم شعیب نے بھی جھٹلایا۔ یہ بڑے گروہ تھے جنھوں نے رسولوں کو جھٹلانے اور ان کی لائی ہوئی شریعت کا انکار کرنے پر اتفاق کیا۔ (14) ان میں سے ہر گروہ نے رسولوں کو جھٹلایا تو ان پر اللہ کے عذاب کا کوڑا برسا اور اس کی پکڑ ان پر آئی اگرچہ کچھ دیر ہی سے آئی۔ (15) محمد رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانے والے بس صور میں دوسری بار پھونکے جانے کے انتظار میں ہیں جس کے بعد دنیا میں کوئی واپسی نہیں ہوگی اور اگر وہ آپ کو جھٹلانے کی حالت ہی میں مر گئے تو عذاب ان پر آجائے گا۔ (16) انھوں نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا: اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے حصے کا عذاب آخرت کے دن سے پہلے دنیا کی زندگی ہی میں جلدی دے دے۔ (17) اے رسول ﷺ! ان جھٹلانے والوں کی ان باتوں پر صبر کریں جو آپ کو پسند نہیں اور ہمارے بندے داود کو یاد کریں جو اپنے دشمنوں پر قابو پانے کی قوت رکھنے والے اور اللہ کی اطاعت پر ڈٹ جانے والے تھے۔ بلاشبہ وہ توبہ اور اللہ کو راضی کر دینے والے اعمال کے ذریعے سے کثرت سے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ (18) ہم نے پہاڑوں کو داود علیہ السلام کے تابع کر دیا جو دن کے آخر اور آغاز میں اشراق کے وقت ان کے ساتھ اللہ کی تسبیح کرتے تھے۔

فوائد: ❀ مشرکوں کے ذہنوں پر مادیت پرستی کا غلبہ تھا، اس لیے انھوں نے سرداروں اور وڈیروں پر وحی نازل ہونے کی رغبت ظاہر کی۔ ❀ کافروں کے ایمان سے منہ پھیرنے کا سبب تکبر، سرکشی اور حق کی پیروی سے خود کو اونچا اور بالاتر سمجھنا تھا۔ ❀ اللہ کے نبی داود علیہ السلام کے فضائل ومناقب کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے انھیں جو خصوصی معجزات عطا فرمائے ان کا تذکرہ ہے۔

وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ
وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ لا
اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى
بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَاۤ اِلٰى
سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِيْ ۫ قف لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ
نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ قف فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ
ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ
لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا
وَّاَنَابَ ۩ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ
مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ
النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا
يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ ع وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ
ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ ؕ

وقف لازم | السجدة 10 | ع 2 12 11

(19) ہم نے پرندوں کو ان کے تابع کر دیا جو ہوا میں معلق رہتے۔ سب ان کے مطیع بن کر ان کی پیروی میں تسبیح کرتے۔

(20) اور ہم نے انھیں جو رعب، قوت و دبدبہ اور ان کے دشمنوں پر فتح عطا کی، اس کے ساتھ ان کی سلطنت کو مضبوط کیا۔ ہم نے انھیں نبوت اور اپنے معاملات درست طریقے سے نبٹانے کی صلاحیت عطا کی اور ہم نے انھیں ہر بات میں فیصلہ کن گفتگو کرنے اور تسلی بخش بیان کی صلاحیت بخشی۔

(21) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کے پاس دو جھگڑنے والوں کی بات پہنچی ہے جب وہ داود علیہ السلام کی عبادت والی جگہ پر چڑھ آئے۔

(22) جب وہ دونوں اچانک داود علیہ السلام کے پاس آئے تو وہ ان کے اپنے پاس اس نامعقول طریقے سے اچانک داخل ہونے سے ڈر گئے۔ جب انھیں پتا چلا کہ وہ گھبرا گئے ہیں تو انھوں نے کہا: آپ ڈریں نہیں۔ ہم دونوں کا باہم جھگڑا ہوا ہے اور ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے، لہٰذا آپ ہمارے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ کر دیں اور ہمارے درمیان فیصلہ کرتے وقت ناانصافی نہ کرنا اور ہمیں سیدھی راہ دکھانا جو درست ہو۔

(23) جھگڑا کرنے والے دونوں میں سے ایک نے داود علیہ السلام سے کہا: یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دنبی ہے اور یہ چاہتا ہے کہ وہ ایک بھی میں اسے دے دوں اور یہ گفتگو میں بھی مجھ پر چھا گیا ہے۔

(24) چنانچہ داود علیہ السلام نے ان کے درمیان فیصلہ کیا اور دعویٰ کرنے والے کو مخاطب کر کے کہا: یقیناً تیرے بھائی نے تجھ سے تیری ایک دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کا سوال کر کے تجھ پر ظلم کیا ہے اور بلاشبہ اکثر شریک اور حصے دار ایک دوسرے کا حق غصب کر کے اور انصاف نہ کر کے ایک دوسرے سے زیادتی کرتے ہیں سوائے ایمان والوں کے جو نیک عمل کرتے ہیں، وہ اپنے حصے داروں کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور ان پر ظلم نہیں کرتے اور ایسے اوصاف والے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ داود علیہ السلام کو یقین ہو گیا کہ ہم نے اس جھگڑے کے ذریعے سے انھیں آزمایا ہے، چنانچہ انھوں نے اپنے رب سے بخشش مانگی، اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے سجدہ کیا اور اس کے حضور توبہ کی۔

(25) چنانچہ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انھیں اس کی معافی دے دی اور یقیناً وہ ہمارے نزدیک بڑے مرتبے والے اور آخرت میں بڑے اچھے ٹھکانے والے تھے۔

(26) اے داود! ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے تاکہ آپ دینی و دنیاوی فیصلے اور احکام جاری کریں، اس لیے آپ لوگوں کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلے کریں اور لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے میں اپنی خواہشات کی پیروی نہ کریں کہ رشتہ داری، دوستی یا دشمنی کی وجہ سے کسی ایک فریق کی طرف جھکاؤ رکھیں ورنہ ذاتی خواہش کی پیروی آپ کو اللہ کے سیدھے راستے سے بھٹکا دے گی۔ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ سے بھٹکتے ہیں، ان کے لیے حساب کا دن بھلانے کی وجہ سے سخت عذاب ہے، کیونکہ اگر وہ اسے یاد رکھتے اور اس سے ڈرتے تو اپنی خواہشات کے غلام نہ بنتے۔

(27) ہم نے آسمان و زمین بے کار پیدا نہیں کیے۔ یہ کافروں کا خیال ہے، لہٰذا ان کافروں کے لیے جو یہ گمان رکھتے ہیں، قیامت کے دن آگ کے عذاب سے ہلاکت ہے اگر وہ اسی کفر اور اللہ کے بارے میں بُرا خیال رکھتے ہوئے مرے۔

فوائد: ❀ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پیغامات پہنچاتے ہیں، ان میں وہ غلطی سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں کیونکہ اس کے بغیر رسالت کا مقصد ہی ختم ہو جاتا ہے لیکن کبھی طبعی تقاضوں کے پیش نظر ان سے بھول یا کسی حکم سے غفلت سرزد ہو جاتی تھی مگر اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے فوراً اس کوتاہی کا خاتمہ اور اصلاح فرما دیتا تھا۔ ❀ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَاِنَّ كَثِيْرًا ...... عَلٰى بَعْضٍ﴾ ''اکثر حصے دار ایک دوسرے سے زیادتی کرتے ہیں۔'' سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ دو یا زیادہ لوگوں کے درمیان شراکت داری جائز ہے۔ ❀ علم و فضل اور بلند مقام و مرتبہ رکھنے والے لوگوں کے پاس جاتے ہوئے آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ
أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ
لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ
نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ
الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ
تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَ
الْأَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ
أَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن
بَعْدِي ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ
رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَآخَرِينَ
مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا ع 3 14 12
أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾
ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ
أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٤٣﴾

(28) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کے رسول کی پیروی کی اور نیک عمل کیے، انھیں ہم ہرگز کفر اور گناہ کر کے زمین میں فساد پھیلانے والوں کے برابر نہیں کریں گے اور نہ اپنے رب کا تقویٰ رکھنے والوں کو جو اس کے حکم ماننے والے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنے والے ہیں، ان کافروں اور منافقوں کے برابر کریں گے جو گناہوں میں مست رہتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے درمیان برابری ظلم ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ پرہیزگار مومنوں کو جنت میں داخلے کی صورت میں بدلہ دے گا اور بدبخت کافروں کو آگ میں داخل کر کے سزا دے گا کیونکہ وہ اللہ کے ہاں برابر نہیں، اس لیے ان کا بدلہ بھی اس کے نزدیک برابر نہیں۔ (29) بلاشبہ یہ قرآن جو ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے، یہ بہت بھلائی اور نفع والی کتاب ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں کو سمجھیں اور اس کے معانی پر غور وفکر کریں اور عقلمند اور روشن دماغ اس سے نصیحت پکڑیں۔ (30) ہم نے داود علیہ السلام پر انعام واکرام اور فضل و احسان کرتے ہوئے انھیں سلیمان بیٹا عطا کیا تاکہ اس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ سلیمان علیہ السلام بہت اچھے بندے تھے۔ وہ اللہ کے حضور بکثرت توبہ کرنے والے اور اس کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ (31) یاد کریں جب ان کے سامنے عصر کے وقت اصیل تیز رفتار گھوڑے پیش کیے گئے جو تین ٹانگوں پر کھڑے ہوتے تھے اور چوتھی اٹھا کر رکھتے تھے۔ وہ اصیل گھوڑے مسلسل ان پر پیش کیے جاتے رہے حتی کہ سورج غروب ہو گیا۔ (32) تب سلیمان علیہ السلام نے کہا: میں نے مال کی محبت سے جس میں یہ گھوڑے بھی ہیں، اپنے رب کی یاد کو پیچھے رکھا حتی کہ سورج غروب ہو گیا اور میں بروقت عصر کی نماز ادا نہ کر سکا۔ (33) ان گھوڑوں کو دوبارہ میرے سامنے لاؤ، چنانچہ انھوں نے دوبارہ گھوڑے ان کے سامنے پیش کیے تو وہ تلوار کے ساتھ ان کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹنے لگے۔ (34) یقیناً ہم نے سلیمان علیہ السلام کا امتحان لیا اور ہم نے ان کے تخت شاہی پر شیطان کو انسانی شکل میں ڈال دیا جس نے تھوڑے سے وقت کے لیے ان کی بادشاہت میں ادل بدل کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کو ان کی بادشاہی واپس کر دی اور انھیں شیطانوں پر مسلط کر دیا۔ (35) سلیمان علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے ساتھ خاص ہو، میرے بعد کسی آدمی کو نہ ملے۔ اے میرے رب! بلاشبہ تو بہت زیادہ عطا کرنے والا اور بہت بڑا سخی ہے۔ (36) پس ہم نے سلیمان علیہ السلام کی دعا قبول کر لی اور ہوا کو ان کے ماتحت کر دیا۔ وہ ان کے حکم سے بڑی نرمی سے چلتی تھی جس کی قوت اور تیزی کے باوجود اس میں سختی نہ ہوتی۔ وہ جہاں کا ارادہ کرتے، ہوا انھیں پہنچا دیتی۔ (37) ہم نے شیطانوں کو بھی ان کے تابع کر دیا جو ان کے حکم کی پابندی کرتے۔ ان میں سے کچھ عمارتیں بنانے والے اور کچھ غوطہ خور تھے جو سمندروں میں غوطے لگاتے اور ان سے موتی نکالتے۔ (38) اور سرکش شیطانوں کو بھی ان کے تابع کر دیا گیا جو ہر وقت زنجیروں میں جکڑے رہتے اور حرکت نہ کر سکتے تھے۔ (39) اے سلیمان! یہ ہمارا عطیہ ہے جو ہم نے تمھارا مطالبہ پورا کرتے ہوئے تمھیں دیا، لہٰذا جسے چاہو دو اور جسے چاہو نہ دو۔ کسی کو دینے یا نہ دینے پر تمھاری کوئی پکڑ نہ ہوگی۔ (40) بلاشبہ سلیمان علیہ السلام ہمارے بڑے قریبی بندے تھے اور ان کے لیے بڑا اچھا ٹھکانا ہے جس کی طرف وہ لوٹیں گے اور وہ ہے جنت۔ (41) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کو یاد کریں جب انھوں نے اپنے رب اللہ سے دعا کی کہ بلاشبہ شیطان نے مجھے رنج اور دکھ پہنچایا ہے۔ (42) تو ہم نے ان سے کہا: اپنا پاؤں زمین پر مارو، چنانچہ انھوں نے اپنا پاؤں زمین پر مارا تو ان کے لیے اس سے پانی پھوٹ پڑا جس سے وہ پیتے اور نہاتے تھے تو ان کی بیماری اور تکلیف جاتی رہی۔ (43) چنانچہ ہم نے ان کی دعا قبول کر لی، ان کی بیماری دور کر دی اور ان کے تمام اہل خانہ بھی انھیں دے دیے۔ نیز ہم نے انھیں اپنی رحمت سے اور ان کے صبر کے صلے کے طور پر اتنے مزید بیٹے اور پوتے عطا کیے۔ عقل والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ صبر کا انجام راحت اور ثواب ہے۔

فوائد: ❀ قرآنِ مجید پر غور وفکر کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ❀ مذکورہ آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کا دل جس قدر سلامت اور محفوظ ہو اور جس قدر وہ ذہین ہو، اسی حساب سے اسے قرآن کریم سے نصیحت اور فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ❀ مذکورہ آیات اس مشہور قاعدے کے درست ہونے کی دلیل ہیں: «مَنْ تَرَكَ شَيْئًا لِلّٰهِ عَوَّضَهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهُ» ''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز چھوڑی تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔'' ❀ جس نے تکلیف پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ اسے دنیا وآخرت میں بدلہ دے گا اور جب وہ اس سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کرے گا۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ
نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ ج
وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ؕ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَ
الْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ؕ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ
لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ ج
مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ
الثلثة الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ ج صلے هٰذَا ؕ وَاِنَّ
لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ج يَصْلَوْنَهَا ج فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ
فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ؕ ﴿۵۸﴾ هٰذَا
فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ج لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا
بَلْ اَنْتُمْ قف لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ج فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾
قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾
وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ؕ ﴿۶۲﴾

(44) جب ایوب علیہ السلام اپنی بیوی سے ناراض ہوئے تو قسم کھالی کہ وہ اسے ضرور سو کوڑے ماریں گے۔ ہم نے ان سے کہا: اے ایوب! اپنی قسم پوری کرنے کے لیے اپنے ہاتھ میں تنکوں کا ایک مُٹھا لے کر اسے مار دو اور جو قسم تم نے اٹھائی ہے، اس کے خلاف نہ کرو، چنانچہ انھوں نے تنکوں کا ایک مُٹھا پکڑا اور اس کے ساتھ بیوی کو مارا۔ بلاشبہ ہم نے انھیں جس آزمائش میں ڈالا، اس میں انھیں صابر پایا۔ وہ نہایت ہی اچھے بندے تھے۔ بلاشبہ وہ اللہ کی طرف کثرت سے رجوع کرنے والے تھے۔ (45) اے رسول (ﷺ)! ہمارے بندوں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کو یاد کریں جنھیں ہم نے چن لیا اور انھیں رسول بنا کر بھیجا۔ یقیناً وہ اللہ کی اطاعت اور اس کی رضا کی تلاش میں بڑی قوت و ہمت والے اور حق کی صحیح سوجھ بوجھ میں نمایاں تھے۔ (46) ہم نے انھیں ایک خاص بات کے ساتھ مخصوص کر کے ان پر احسان کیا اور وہ یہ تھی کہ ان کے دلوں کو آخرت کی یاد سے آباد کیا اور نیک اعمال کے ذریعے سے اس کی تیاری اور لوگوں کو اس کے لیے عمل کی دعوت دینے کی انھیں توفیق دی۔ (47) بلاشبہ ان کا شمار ہمارے نزدیک ان لوگوں میں تھا جنھیں ہم نے اپنی اطاعت اور عبادت کے لیے چن لیا اور ہم نے انھیں اپنی رسالت کی ذمہ داری اٹھانے اور اسے لوگوں تک پہنچانے کے لیے منتخب کیا۔ (48) اے نبی (ﷺ)! اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کا ذکر بھی کریں اور یسع اور ذوالکفل علیہما السلام کو بھی یاد کریں اور اچھے انداز میں ان کی تعریف و توصیف کریں۔ وہ یقیناً اس کے اہل تھے اور یہ سب اللہ کے نزدیک چنے ہوئے اور منتخب لوگ تھے۔ (49) یہ قرآن مجید میں ان کا ذکرِ خیر ہے اور جو لوگ اللہ سے ڈر کر اس کے حکم مانتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں، یقیناً ان کے لیے آخرت کے گھر میں لوٹنے کی بڑی اچھی جگہ ہے۔ (50) یہ اچھا ٹھکانا ہمیشگی والی جنتیں ہیں جن میں وہ قیامت کے دن داخل ہوں گے اور ان کے دروازے ان کے استقبال میں کھلے ہوں گے۔ (51) وہ اپنے لیے سجائے گئے تکیوں پر ٹیک لگائے اپنے خادموں سے طرح طرح کے من پسند پھلوں اور قسم قسم کی پسندیدہ شراب وغیرہ کی فرمائشیں کر رہے ہوں گے۔ (52) اور ان کے پاس ایسی بیویاں ہوں گی جن کی نظریں اپنے خاوندوں پر ٹکی ہوں گی، کسی دوسرے کی طرف نہیں اٹھیں گی اور وہ ان کی ہم عمر ہوں گی۔ (53) اے تقویٰ والو! یہ ہے وہ اچھا بدلہ جس کا تم سے تمھارے نیک اعمال پر وعدہ کیا گیا تھا جو تم دنیا میں کرتے تھے۔ (54) بلاشبہ یہ جزا اور بدلہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، ہمارا وہ رزق ہے جو ہم قیامت کے دن پرہیزگاروں کو دیں گے اور وہ دائمی ہوگا جس میں رکاوٹ آئے گی نہ وہ ختم ہوگا۔ (55) یہ مذکورہ بدلہ تو تھا پرہیزگاروں کا اور جہاں تک کفر اور نافرمانیوں کے ساتھ اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والوں کا تعلق ہے تو بلاشبہ ان کا بدلہ پرہیزگاروں سے یکسر مختلف ہوگا۔ ان کے لیے نہایت برا ٹھکانا ہوگا جس کی طرف وہ قیامت کے دن لوٹیں گے۔ (56) اور یہ بدلہ جہنم ہے جو انھیں گھیر لے گی اور وہ اس کی گرمی اور تپش جھیلیں گے۔ ان کے لیے اسی آگ سے بچھونا ہوگا اور نہایت برا ہے ان کا بچھونا۔ (57) یہ عذاب انتہائی کھولتے گرم پانی اور عذاب دیے جانے والے دوزخیوں کے جسموں سے بہنے والی پیپ کا ہے۔ انھیں مجبور کیا جائے گا کہ وہ اسے پئیں۔ وہی ان کا مشروب ہوگا جو پیاس ختم نہیں کرے گا۔ (58) ان کے لیے اس سے ملتے جلتے اور کئی عذاب ہوں گے اور ان مختلف قسم کے عذابوں سے انھیں آخرت میں سزا دی جائے گی۔ (59) جب دوزخی آگ میں داخل ہو جائیں گے تو آپس میں جھگڑنے والوں کی طرح ایک دوسرے کو گالم گلوچ کریں گے اور ایک دوسرے سے لاتعلقی کا اظہار کریں گے۔ بعض کہیں گے: یہ دوزخی گروہ بھی تمھارے ساتھ دوزخ میں داخل ہونے والا ہے، تو وہ انھیں جواب دیں گے: انھیں خوشی نہ ہو، بلاشبہ وہ بھی اسی طرح آگ کا عذاب جھیلنے والے ہیں جیسے ہمیں اس سے واسطہ رہا ہے۔ (60) پیروکاروں کی جماعت اپنے پیشواؤں سے کہے گی: اے ہمارے پیشواؤ اور سردارو! تمھیں کبھی خوشی نہ ہو! تم ہی ہمارے لیے اس دردناک عذاب کا سبب بنے ہو کہ تم نے ہمیں گمراہ کیا اور بھٹکایا۔ یہ ٹھہرنے کی جگہ نہایت بری جگہ ہے جو ان سب کا ٹھکانا ہوگی اور وہ ہے جہنم کی آگ۔ (61) پیروکار کہیں گے: اے ہمارے رب! جس نے ہمارے پاس ہدایت آ جانے کے بعد ہمیں گمراہ کیا، اس کے حق میں جہنم کا عذاب دوگنا کر دے۔ (62) اور باغی، تکبر کرنے والے کہیں گے: کیا بات ہے کہ ہمیں جہنم میں اپنے ساتھ وہ لوگ دکھائی نہیں دیتے جنھیں ہم دنیا میں بدبخت اور لائق عذاب سمجھتے تھے۔

فوائد: مذکورہ آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ بوقت ضرورت ادب سکھانے کے لیے بیوی کو ہلکا پھلکا مارا جا سکتا ہے، چنانچہ ایوب علیہ السلام نے بیوی کو مارنے کی قسم کھائی تو اسے پورا کیا۔

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ
تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ
الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾ مَا
كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾ اِنْ يُّوْحٰٓى
اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٠﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ
خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿٧١﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ
فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّآ
اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ
اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ
الْعَالِيْنَ ﴿٧٥﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ
مِنْ طِيْنٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ
لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ
يُبْعَثُوْنَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِلٰى يَوْمِ
الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٢﴾

4 ع 24 13

(63) کیا ہمارا ان کا مذاق اڑانا اور ٹھٹھا کرنا غلط تھا اور وہ عذاب کے حقدار نہیں تھے، یا ہمارا ان کا مذاق اڑانا درست تھا اور وہ آگ میں داخل ہو چکے ہیں مگر ہماری نظر ان پر نہیں پڑ رہی؟

(64) بلاشبہ یہ قیامت کے دن کافروں کے آپس میں جس جھگڑے کا ہم نے تمھارے لیے ذکر کیا ہے، وہ بلاشک وشبہ برحق ہے۔

(65) اے نبی (ﷺ)! اپنی قوم کے کافروں سے کہہ دیں: میں تو بس تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں کہ تمھارے کفر اور رسولوں کو جھٹلانے کے سبب وہ عذاب تم پر نہ آن پڑے۔ اللہ پاک کے سوا کسی ایسے معبود کا وجود ہی نہیں جو عبادت کا حقدار ہو۔ وہ اپنی عظمت، صفات اور ناموں میں یکتا ہے اور وہی ایسا قہر والا ہے جو ہر چیز پر غالب ہے، چنانچہ ہر چیز اس کی مطیع اور فرمانبردار ہے۔

(66) اور وہ آسمانوں، زمین اور ان دونوں کے درمیان ہر چیز کا رب ہے۔ وہ اپنی بادشاہت میں سب پر غالب ہے جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

(67) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والوں سے کہہ دیں: بلاشبہ یہ قرآن بہت بڑی عظیم الشان خبر ہے۔

(68) تم اس عظیم الشان خبر سے منہ پھیر رہے ہو اور اس کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

(69) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی اور مجھے علم دیا تو آدم کی پیدائش کے متعلق فرشتوں کی بات چیت اور تکرار کا مجھے کوئی علم نہ ہوتا۔

(70) بس اللہ تعالیٰ میری طرف جو وحی کرتا ہے سو کرتا ہے کیونکہ میں تمھیں کھلم کھلا اس کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔

(71) یاد کریں جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا: میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں اور وہ ہے آدم (علیہ السلام)۔

(72) سو جب میں اس کی نوک پلک سنوار کر ٹھیک شکل وصورت بنا لوں اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک لوں تو تم سب اسے سجدہ کرنا۔

(73) چنانچہ تمام فرشتوں نے اپنے رب کے حکم پر عمل کیا اور سب نے انھیں تعظیمی سجدہ کیا۔ ان میں ایک بھی ایسا نہ تھا جس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا ہو۔

(74) مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے تکبر کیا اور اپنے رب کے حکم کے سامنے تکبر کرنے سے وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

(75) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابلیس! جس آدم کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا، اسے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا؟ کیا تکبر کی وجہ سے تو نے سجدہ نہیں کیا؟ یا اس سے پہلے بھی تو اپنے رب کے سامنے تکبر کرنے والا اور بڑے رتبے والا تھا؟

(76) ابلیس نے کہا: میں آدم سے بہتر ہوں۔ یقیناً تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے۔ اس کے خیال میں آگ مٹی سے معزز عنصر تھی۔

(77) اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کہا: تو جنت سے نکل جا، بلاشبہ تو لعنت کیا ہوا اور پھٹکارا ہوا ہے۔

(78) بلاشبہ تجھے یومِ جزا، یعنی قیامت کے دن تک جنت سے دھتکار دیا گیا ہے۔

(79) ابلیس نے کہا: (اے اللہ!) تو مجھے مہلت دے دے اور اس دن تک موت نہ دے جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

(80) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بلاشبہ تو مہلت دیے جانے والوں میں سے ہے۔

(81) معلوم وقت کے دن تک جو تیری ہلاکت کے لیے مقرر ہے۔

(82) ابلیس نے کہا: مجھے تیری قدرت اور قہر کی قسم! میں آدم کی ساری اولاد کو ضرور گمراہ کروں گا۔

فوائد: ❀ واضح نص (حکم) کی موجودگی میں قیاس اور اجتہاد کرنا باطل مذہب ہے۔ ❀ ابلیس کا کفر دشمنی اور تکبر کا کفر تھا۔

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ ع
لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ
مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾ إِنْ
هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾ ع

5 ع 24 14

سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَثَمَانِي رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ
الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ
الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ
إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ
يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ أَرَادَ
اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا لَاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ سُبْحَانَهُ
هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٤﴾ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ
يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٥﴾

وقف لازم

(83) سوائے ان کے جنھیں تو نے میرے گمراہ کرنے سے بچایا اور اکیلے اپنی عبادت کے لیے خاص کیا۔

(84) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حق میری طرف سے ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں، اس کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

(85) یقیناً میں ضرور تجھ سے اور اولادِ آدم میں سے جو کفر میں تیری پیروی کریں گے، اُن سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

(86) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: میں خیر خواہی کی جو باتیں تم تک پہنچاتا ہوں، ان کی تم سے کوئی جزا نہیں مانگتا اور جو حکم مجھے دیا جاتا ہے، میں اس سے زیادہ کام کر کے تکلف کرنے والوں میں سے بھی نہیں ہوں۔

(87) یہ قرآن تو انسانوں اور جنوں کے ذمہ دار لوگوں کے لیے سراسر نصیحت ہے۔

(88) تم یقیناً اس قرآن کی خبر ضرور جان لو گے اور جلد ہی، جب تم مرو گے تو اس کی سچائی بھی تم پر کھل جائے گی۔

سورۂ زمر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: توحید اور اخلاص کی دعوت اور شرک کی بیخ کنی۔

تفسیر: (1) یہ قرآن اس اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جو سب پر غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔ یہ اس پاک ذات کے سوا کسی کی طرف سے نہیں اتارا گیا۔

(2) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے یہ قرآن آپ کی طرف اتارا ہے جو حق پر مشتمل ہے، اس لیے اس کی تمام خبریں سچی اور تمام احکام عدل پر مبنی ہیں، لہٰذا آپ اللہ کو یکتا مان کر اور شرک کی ملاوٹ سے توحید کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے اس کی عبادت کریں۔

(3) آگاہ رہو! شرک سے پاک دین اللہ ہی کے لیے ہے اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا بتوں اور طاغوتوں کو کارساز بنا رکھا ہے، وہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی عبادت کو جائز ٹھہرانے کے لیے یہ عذر پیش کرتے ہیں: ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ مرتبے میں ہمیں اللہ کے قریب کر دیں، ہماری ضرورتیں اس کے سامنے رکھیں اور اس کے حضور ہماری شفاعت کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن موحد بندوں اور کافر و مشرکوں کے درمیان قیامت کے دن توحید کے ان امور کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو راہِ حق کی توفیق نہیں دیتا جو اللہ کے شریک بنا کر اس پر جھوٹ بولنے والا اور اپنے اوپر ہونے والے اللہ کے انعامات کی بہت زیادہ ناقدری کرنے والا ہو۔

(4) اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ اولاد ہی بنانے کا ہوتا تو وہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا اور اسے اولاد کا درجہ دے دیتا۔ اللہ تعالیٰ پاک اور بری ہے اس سے جو یہ مشرک کہتے ہیں۔ وہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں یکتا ہے۔ ان میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ وہ اپنی تمام مخلوقات پر مکمل طور پر غالب ہے۔

(5) اس نے آسمانوں اور زمین کو کامل حکمت سے پیدا کیا، انھیں بیکار نہیں بنایا جیسے ظالم کہتے ہیں۔ وہ رات کو دن پر داخل کرتا ہے اور دن کو رات پر، پھر جب ان میں سے ایک آتا ہے تو دوسرا غائب ہو جاتا ہے۔ اس نے سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ان میں سے ہر ایک مقرر وقت تک چل رہا ہے اور وہ مدت اس زندگی کا خاتمہ ہے۔ آگاہ رہو! وہ پاک رب سب پر ایسا غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے جنھیں اپنی عبادت کے لیے چن لیا ہے، شیطان کا زور ان پر نہیں چلتا۔ ❀ اللہ کی طرف دعوت دینے والا، اسی سے اجر و ثواب کی امید رکھتا ہے، وہ لوگوں کو حق کی طرف بلانے کی اجرت کا مطالبہ لوگوں سے کبھی نہیں کرتا۔

❀ تکلف کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلے کی کچھ جائز صورتیں درج ذیل ہیں: (1) اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا وسیلہ (2) ایمان کا وسیلہ (3) نیک اعمال کو بطور وسیلہ پیش کرنا۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ
مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ
بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ وَلَا
يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ
مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ
مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ
بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ڰ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝۸ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ
اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا
يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۹ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا ع 1/15
رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ
وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۱۰

⑥ اے لوگو! تمھارے رب نے تمھیں ایک جان آدم سے پیدا کیا ہے، پھر آدم (علیہ السلام) سے ان کی بیوی حواء کو پیدا کیا۔ اس نے تمھارے لیے اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کی آٹھ قسمیں پیدا کیں، اس طرح کہ ہر جنس سے نر اور مادہ بنائے۔ وہ پاک رب تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں میں پیدائش کے مختلف مرحلوں سے گزار کر پیٹ، رحم مادر اور جھلی کے تین اندھیروں میں پیدا کرتا ہے۔ جو یہ سب کچھ پیدا کرتا ہے، وہ اللہ تمھارا رب ہے۔ اسی اکیلے کی بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تم اس کی عبادت سے، ان کی عبادت کی طرف کیسے پھیرے جاتے ہو جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں؟

⑦ اے لوگو! اگر تم اپنے رب کے ساتھ کفر کرو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان سے بے نیاز ہے اور تمھارا کفر اسے نقصان نہیں دے گا۔ تمھارے کفر کا نقصان تمھی کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے پسند نہیں کرتا کہ وہ اس کے ساتھ کفر کریں اور نہ وہ کفر کرنے کا انھیں حکم دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیائی اور برائی کا حکم نہیں دیتا۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو اور اس پر ایمان لاؤ تو وہ تمھارے شکر پر راضی ہوگا اور اس پر تمھیں بدلہ دے گا۔ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے گناہ نہیں اٹھائے گا بلکہ ہر شخص اپنے کیے کے بدلے گروی ہے، پھر قیامت کے دن تمھیں تمھارے اکیلے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے تو وہ تمھیں تمھارے ان اعمال کی خبر دے گا جو تم دنیا میں کرتے رہے اور تمھارے ان اعمال کا تمھیں پورا پورا بدلہ دے گا۔ بلاشبہ وہ پاک رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کے بندوں کے دلوں میں ہے۔ ان کے دلوں کی کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

⑧ جب کافر کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے، جیسے بیماری، مال ضائع ہونا اور غرق ہونے کا خوف تو وہ صرف اپنے پاک رب کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس سے اس تکلیف کو دور کر دے جو اسے لاحق ہوئی ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمت عطا کر دے کہ اس سے وہ تکلیف دور کر دے جو اسے پہنچی تھی تو وہ اس اللہ کو چھوڑ دیتا ہے جس کے حضور وہ پہلے گڑگڑاتا تھا اور اللہ کے شریک مقرر کرنے لگتا ہے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتا ہے تاکہ وہ دوسروں کو بھی اللہ کی اس راہ سے بھٹکائے جو اس تک پہنچانے والی ہے۔ اے رسول (ﷺ)! جس کا یہ حال ہو اس سے کہہ دیں: اپنی بقیہ زندگی میں اپنے کفر سے فائدہ اٹھا اور وہ بہت تھوڑا وقت ہے۔ بلاشبہ تو ان آگ والوں میں سے ہوگا جو قیامت کے دن ہمیشہ اس آگ کے ساتھ چمٹے رہیں گے جیسے دوست اپنے دوست کے ساتھ رہتا ہے۔

⑨ بھلا جو شخص اللہ کا مطیع و فرمانبردار ہو، رات کے اوقات اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کی حالت میں گزارتا ہو، آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو، وہ بہتر ہے یا وہ کافر جو مصیبت آنے پر اللہ کی عبادت کرتا ہے اور آسانی میں اس کے ساتھ کفر کرتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے؟ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: جو لوگ اللہ کی معرفت کے سبب اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے فرض کیے ہوئے احکام جانتے ہیں اور جو لوگ اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے، کیا یہ برابر ہو سکتے ہیں؟ صرف عقلِ سلیم رکھنے والے ہی ان دونوں گروہوں کا فرق جانتے ہیں۔

⑩ اے رسول (ﷺ)! میرے ان بندوں سے کہہ دیں جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لائے: اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کردہ کاموں سے رک کر اس سے ڈرو۔ تم میں سے جن لوگوں نے دنیا میں نیک عمل کیے، ان کے لیے دنیا میں نصرت، کامیابی، صحت اور مال کی صورت میں اور آخرت میں جنت کی صورت میں اچھائی ہے۔ اللہ کی زمین وسیع ہے، لہٰذا اس میں ہجرت کر جاؤ حتی کہ تمھیں کوئی ایسی جگہ مل جائے جس میں تم اللہ کی عبادت کرو اور تمھیں کوئی رکاوٹ روک نہ سکے۔ صبر کرنے والوں ہی کو قیامت کے دن بغیر حساب کتاب کے بے شمار اجر دیا جائے گا کیونکہ وہ بہت زیادہ بھی ہوگا اور کئی طرح کا ہوگا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ ماں کے پیٹ میں انسان کا خیال رکھتا اور حفاظت کرتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت ''اَلْغِنٰی'' (بے نیازی) اور ''اَلرِّضَا'' (خوشنودی) ثابت ہے۔ ❀ کافر کا پریشانی اور مصیبت میں اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا اور آسانی میں اسے بھلا دینا، اس کے پاگل پن اور بے چینی کی دلیل ہے۔ ❀ خوف اور امید دونوں اہل ایمان کی صفات میں سے ہیں۔

قُلْ إِنِّيٓ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ ٱلدِّينَ ﴿١١﴾ وَأُمِرْتُ لِأَنْ
أَكُونَ أَوَّلَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿١٢﴾ قُلْ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣﴾ قُلِ ٱللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُۥ دِينِي ﴿١٤﴾ فَٱعْبُدُوا۟ مَا
شِئْتُم مِّن دُونِهِۦ ۗ قُلْ إِنَّ ٱلْخَٰسِرِينَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ وَ
أَهْلِيهِمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْخُسْرَانُ ٱلْمُبِينُ ﴿١٥﴾ لَهُم مِّن
فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ ٱلنَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ ٱللَّهُ بِهِۦ
عِبَادَهُۥ ۚ يَٰعِبَادِ فَٱتَّقُونِ ﴿١٦﴾ وَٱلَّذِينَ ٱجْتَنَبُوا۟ ٱلطَّٰغُوتَ أَن
يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ لَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾ ٱلَّذِينَ
يَسْتَمِعُونَ ٱلْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَىٰهُمُ ٱللَّهُ
وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمْ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ ٱلْعَذَابِ
أَفَأَنتَ تُنقِذُ مَن فِى ٱلنَّارِ ﴿١٩﴾ لَٰكِنِ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّن
فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ
ٱللَّهُ ٱلْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهُۥ يَنَٰبِيعَ
فِى ٱلْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِۦ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَٰنُهُۥ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَىٰهُ مُصْفَرًّا
2 ع 12 16 ثُمَّ يَجْعَلُهُۥ حُطَٰمًا ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿٢١﴾ ع

(11) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ میرے اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں عبادت کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے اس اکیلے کی عبادت کروں۔

(12) اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس امت میں سے اس کا پہلا مسلمان اور فرمانبردار بن جاؤں۔

(13) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اگر میں نے اللہ کی نافرمانی کی اور اس کی اطاعت نہ کی تو مجھے بہت بڑے دن، یعنی قیامت کے عذاب کا ڈر ہے۔

(14) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ میں تو عبادت اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے اس اکیلے کی عبادت کرتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہیں کرتا۔

(15) اے مشرکو! تم اس کے سوا جن بتوں کی چاہو عبادت کرو (یہ حکم بطور دھمکی ہے)۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: حقیقت میں خسارہ پانے والے وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو نقصان میں ڈال دیا اور وہ ان کے اکیلے جنت میں چلے جانے کی وجہ سے ان کے ساتھ نہ مل سکے یا انھیں بھی اپنے ساتھ دوزخ میں لے گئے تو وہ آپس میں کبھی نہیں ملیں گے۔ یاد رکھو کہ یہی درحقیقت کھلم کھلا نقصان ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

(16) ان کے لیے ان کے اوپر سے بھی دھواں، شعلے اور گرمی ہوگی اور ان کے نیچے سے بھی دھواں، آگ کے شعلے اور گرمی ہوگی۔ یہی مذکورہ بالا عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو! میرے حکم مان کر اور میرے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر مجھ سے ڈرو۔

جب اللہ نے مجرموں کے حالات بیان کیے تو ساتھ ہی اپنے نیک بندوں کے احوال بھی ذکر کر دیے، چنانچہ فرمایا:

(17) جن لوگوں نے بتوں اور اللہ کے سوا پوجی جانے والی ہر چیز کی عبادت سے کنارہ کیا اور توبہ کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کیا، ان کے لیے موت کے وقت، قبر میں اور قیامت کے دن جنت کی بشارت ہے، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیں۔

(18) جو بات کان لگا کر سنتے ہیں اور اس میں سے اچھے برے کی تمیز کرتے ہیں، پھر اس اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں جس میں نفع ہو۔ یہی ان صفات کے حامل لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی توفیق بخشی اور یہی لوگ صحیح عقل والے ہیں۔

(19) جس کے اپنے کفر اور گمراہی پر اڑے رہنے کی وجہ سے اس پر عذاب کی بات پکی ہوگئی، اے رسول (ﷺ)! آپ کے لیے اس کی ہدایت اور توفیق کی کوئی راہ نہیں، پھر اے رسول (ﷺ)! بھلا جس کے اوصاف اور کرتوت ایسے ہوں، آپ اسے آگ سے بچا سکتے ہیں؟

(20) لیکن جن لوگوں نے اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیا کہ اس کے حکم مانے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچے رہے تو ان کے لیے عالیشان بالا خانے ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر ہیں، جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے ان کا پختہ وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

(21) بلاشبہ تم مشاہدے کے ذریعے سے جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا، پھر اسے چشموں اور ندیوں میں داخل کیا، پھر اس پانی کے ساتھ مختلف رنگوں کی کھیتیاں نکالیں، پھر وہ کھیتی خشک ہو جاتی ہے تو اے مشاہدہ کرنے والے! تم دیکھتے ہو کہ اس کا رنگ زرد ہو گیا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ سرسبز وشاداب تھی، پھر اس کے خشک ہونے کے بعد وہ اسے ریزہ ریزہ اور چورا چورا کر دیتا ہے۔ بلاشبہ ان مذکورہ مراحل میں زندہ دل لوگوں کے لیے یقیناً نصیحت ہے۔

فوائد: ❀ عبادت کی قبولیت کے لیے شرط ہے کہ وہ خالص اللہ کے لیے ہو۔

❀ گناہ اور نافرمانیاں اللہ کے عذاب اور اس کے قہر وغضب کا باعث بنتی ہیں۔

❀ ایمان کی طرف ہدایت کی توفیق دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ میں نہیں۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ
لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ
نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ
الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ
اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَی اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾
فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا (وقف لازم)
الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ ۚ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ
ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ
شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ
مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع 3 10 17

(22) جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھولا اور وہ اس کی راہ پر چل پڑا جبکہ وہ اپنے رب کی طرف سے ایک نور پر ہے تو کیا بھلا وہ اس شخص کی طرح ہے جس کا دل اللہ کے ذکر سے دور اور سخت ہے؟ وہ دونوں کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ ہدایت پانے والوں کے لیے نجات ہے اور جن کے دل اللہ کے ذکر سے دور اور سخت ہو گئے، ان کے لیے نقصان اور خسارہ ہے۔ یہی لوگ حق سے دور کھلی گمراہی میں ہیں۔

(23) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ پر قرآن نازل کیا جو سب سے اچھا کلام ہے۔ اس نے اسے ملتا جلتا اتارا ہے کہ سچائی، حسنِ کلام، موافقت اور عدمِ اختلاف میں اس کے سارے حصے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ اس میں کئی واقعات اور احکام ہیں، نیز وعدے، وعید، اہلِ حق کی خوبیاں اور اہلِ باطل کے اوصاف وغیرہ موجود ہیں۔ اس میں موجود وعید اور دھمکیوں کو اپنے رب سے ڈرنے والے لوگ جب سنتے ہیں تو ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر جب وہ اس میں موجود امید دلانے والی باتیں اور خوشخبریاں سنتے ہیں تو ان کے جسم اور دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں مذکور یہ امور اور اس کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی وہ ہدایت ہے جس کے ساتھ وہ جس کی چاہے راہنمائی کرتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ رسوا کر دے اور ہدایت کی توفیق نہ دے تو اسے کوئی ہادی ہدایت نہیں دے سکتا۔

(24) یہ شخص جسے اللہ ہدایت دے اور دنیا میں اسے توفیق بخشے اور آخرت میں اسے جنت میں داخل کر دے اور وہ جو کافر ہو، اپنے کفر پر مرے اور ہاتھ پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر اللہ اسے آگ میں داخل کرے، نیز آگ سے بچاؤ کے لیے بطور ڈھال اس کے اوندھے منہ کے سوا اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو تو کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کی ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ان سے کہا جائے گا: جو کفر اور گناہ تم کیا کرتے تھے، ان کا مزہ چکھو۔ یہی تمھاری سزا ہے۔

(25) ان امتوں نے بھی جھٹلایا جو ان مشرکوں سے پہلے تھیں تو ان کے پاس عذاب اس طرح اچانک آیا کہ انھیں احساس تک نہ ہوا کہ وہ توبہ کر کے اس کی تیاری کرتے۔

(26) سو اللہ تعالیٰ نے اس عذاب کے ساتھ انھیں دنیا کی زندگی میں ذلت و رسوائی اور عار کا مزہ چکھایا اور بلاشبہ آخرت کا عذاب جو ان کا انتظار کر رہا ہے، وہ زیادہ بڑا اور سخت ہے۔ کاش یہ لوگ جان لیتے۔ (27) یقیناً ہم نے محمد رسول اللہ (ﷺ) پر نازل کیے جانے والے اس قرآن میں لوگوں کے لیے خیر و شر، حق و باطل اور ایمان و کفر وغیرہ کی کئی طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تا کہ وہ ہماری ان بیان کی ہوئی مثالوں سے عبرت حاصل کریں اور حق پر عمل کریں اور باطل کو چھوڑ دیں۔

(28) ہم نے اسے عربی زبان میں قرآن بنایا ہے جس میں کوئی ٹیڑھ پن، انحراف اور شک وشبہ نہیں ہے تا کہ لوگ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈریں۔

(29) اللہ تعالیٰ نے مشرک اور موحد کی مثال بیان کی ہے کہ ایک ایسا آدمی ہے جو آپس میں جھگڑنے والے لوگوں کا غلام ہے۔ اگر وہ ایک کو راضی کرے تو دوسرا ناراض ہو جاتا ہے، یوں وہ آدمی پریشانی اور بے چینی میں مبتلا ہوتا ہے اور ایک دوسرا آدمی ہے جو صرف ایک ہی کا غلام ہے۔ وہ اکیلا اس کا مالک ہے اور وہ غلام اپنے آقا کی بات سمجھتا ہے اور وہ اطمینان اور سکون میں ہے۔ یہ دونوں آدمی برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے مگر ان کی اکثریت نہیں جانتی، اس لیے وہ اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک کرتے ہیں۔

(30) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کو فوت ہونا ہے اور یقیناً یہ سب بھی ہر صورت مرنے والے ہیں۔

(31) پھر تم سب اے لوگو! قیامت کے روز اپنے رب کے سامنے ان معاملات میں جھگڑو گے جن میں تم ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہو، پھر حق والا اور باطل والا واضح ہو جائے گا۔

فوائد: ❀ ایمان اور تقویٰ والے لوگ وہ ہیں جو خشوع و عاجزی سے قرآن سنتے ہیں اور نافرمان اور نامراد وہ لوگ ہیں جو اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

❀ رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کو جھٹلانے کی وجہ سے دنیا یا آخرت یا پھر دنیا اور آخرت دونوں میں عذاب نازل ہوتا ہے۔

❀ قرآن مجید نے کچھ بھی نہیں چھوڑا، اس نے دنیا و آخرت کا ہر معاملہ مختصر طور پر یا تفصیلاً واضح کر دیا ہے اور اس کی مثالیں بیان کی ہیں۔